سلسلة المناهج الدراسية

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

القول السديد في علم التجويد

www.KitaboSunnat.com

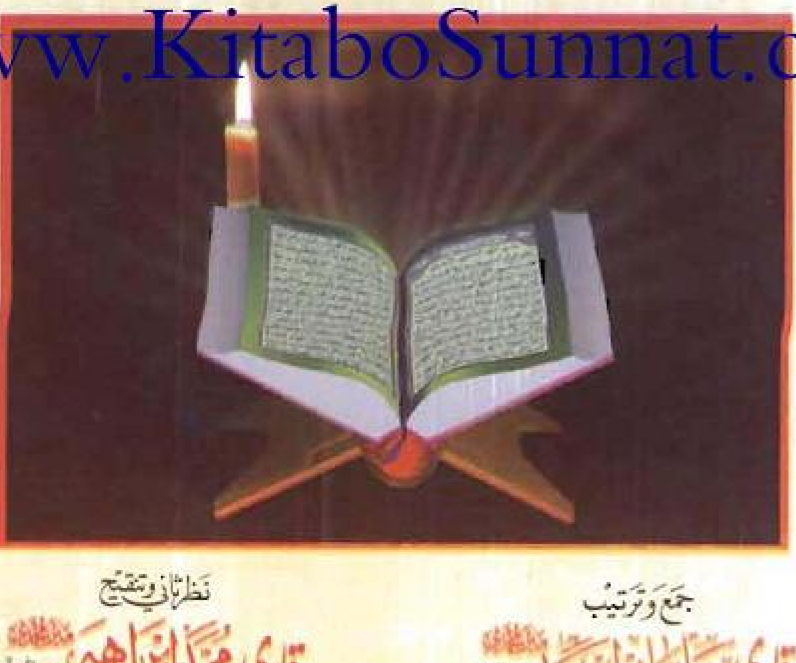

جمع وترتیب
قاری سلمان احمد حفظہ اللہ
فاضل القراءات العشر

نظر ثانی وتصحیح
قاری محمد ابراہیم حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (المزمل: ٤)

القول السدید فی علم التجوید

{بقلم}

قاری سلمان احمد میر محمدی

نظر ثانی و تصحیح

قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

{تقدیم}

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

البدر (بنگلہ بلوچاں) نزد پھول نگر ضلع قصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

★ نام کتاب ــــــــ القول السّدید فی علم التجوید

★ نام مؤلف ــــــــ قاری سلمان احمد میر محمدی

★ نظر ثانی و تنقیح ــــــــ فضیلۃ الشیخ قاری محمد ابراهیم میر محمدی

★ ناشر ــــــــ كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

★ طبع ثانی ــــــــ اپریل 2011ء

☆ کمپوزنگ ــــــــ قاری عبدالرشید قمر

★ پریس ــــــــ قدوسیہ اسلامک پریس

Tel # 042-37351124,7230585
Cell# 0321-7351350

يطلب من

١۔ كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

الجوال: 0333-4296679 الجوال: 0333-4358421

الجوال: 0333-4434193 الفاكس: 049-4511710

٢۔ كلية القرآن الكريم والعلوم الاسلامية

بجامعة لاهور الإسلامية

الجوال: 0300-8869621 الجوال: 0300-4733764

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجامعۃ العزیزیۃ
پل بازار، ساہیوال - پاکستان

JAMIA AZIZIA
PUL BAZAR, SAHIWAL
PAKISTAN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

استاذ القراء قاری سلمان احمد صاحب میر محمدی سلمہٗ کی کتاب "اَلْقَوْلُ السَّدِيْدُ فِي أَحْكَامِ التَّجْوِيْدِ" کے مختلف ابواب دیکھنے کا موقع ملا، موصوف کی محنت قابل ستائش ہے۔ موصوف نے ماشاء اللہ فن تجوید کے مسائل کو اختصار اور احسن انداز میں بیان کرنے میں بہت محنت کی ہے۔ کتاب میں سب سے بڑی خوبی جو دیکھنے میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ مسائل کا استیعاب بھی کیا گیا ہے اور مزید سہولت کے لیے مسائل کو نقشوں کے ذریعے حل کیا گیا ہے جو طلبہ کے لیے بے حد مفید ہیں۔ دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ فضیلۃ الاستاذ شمس القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی نے کتاب میں مذکور مسائل کی نظر ثانی اور تنقیح کی ہے جن کی شخصیت پورے ملک میں فن تجوید و قراءات میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ عظیم قاری اور شہرت کے حامل خطیب استاذ العلماء الشیخ قاری صہیب احمد میر محمدی کی کتاب کے شروع میں بڑی پر مغز تقدیم موجود ہے۔ جس کی بنا پر کتاب علمی حلقوں کے لیے ان شاء اللہ نادر تحفہ ہوگی۔ اس لحاظ سے یہ کتاب اس لائق ہے کہ اس کو مدارس کے ابتدائی مراحل میں شامل نصاب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ مذکورہ جملہ اصحاب کی مساعی جمیلہ کو صدقہ جاریہ بنائے۔ اور خدام قرآن کی صف میں شامل فرمائے۔ آمین یارب العالمین! وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

العبد: الفقیر محمد یحییٰ رسولنگری
خادم جامعہ عزیزیہ ساہیوال

ہاتف: ۲۲۱۸۵۲ / ۲۲۱۷۶۵ - ۴۴۱ - ۰۰۹۲ رقم الحساب: ۴۲۲ حبیب بنک فرع دیپالپور بازار، ساہیوال، پاکستان
Telephone: 0092 - 441 - 221852 & 221765 A/C No.: 422 H.B.L. Depalpur Bazar Branch, Sahiwal, Pakistan

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جامعۃ العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ) جامع مسجد اقصیٰ

زیر اہتمام: ادارہ الاصلاح لاہور ۷۹-الیف گلشن راوی، لاہور

تاریخ 9-11-2009   حوالہ ________

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ الْاَتمَانِ عَلٰی سَیِّدِ المُرسَلِینَ وَمُرشِدِ المُعَلِّمِینَ وَالمُؤَلِّفِینَ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِینَ وَبَعْدُ!

عزیزم ومکرم قاری سلمان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "اَلْقَوْلُ السَّدِیْدُ فِی عِلْمِ التَّجْوِیْدِ" کا بغور مطالعہ کیا، کتاب پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ماشاء اللہ فن تجوید میں بہترین کاوش ہے اور مؤلف نے بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ مخارج وصفات کی ترتیب میں جدت کا مظاہرہ کیا ہے اوقاف اور صفات عارضہ کو بڑی خوبصورتی اور مثالوں کے ساتھ واضح کیا ہے۔ یہ کتاب ان شاء اللہ اس فن کے طلباء کی فہم میں بڑی ممد ومعاون ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور دنیا وآخرت کیلئے بہتر بنائے۔ آمین!

خادم القرآن الکریم

محمد عزیر

مدیر ادارۃ الاصلاح گلشن راوی ۷۹-الیف لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

Muhammad Idrees Al Asim — محمد ادریس العاصم

Fazil Qiraat-ul-Ashr
Fazil Islamic University Madina Munawwara
Fazil Uloom Shareyah Jamya-tul-Islamiya Gujranwala
Fazil Markaz Tadreeb-ul-Duhat Rabta-tul-Alam-i-Islami Makkah Mukarrama
Writer of Many Books
Head of the Education Almadrissa-tul-Alya Tujweed-ul-Quran Lahore
Kateeb Jamya Mosque Lasooraywali, Inside Sheranwala Gate, Lahore

فاضل القراءات العشر
فاضل الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة
فاضل علوم شريعة الجامعة الاسلامية گوجرانوالہ
فاضل مرکز التدریب الدعاة رابطة العالم الاسلامی بمکة المکرمة
مصنف کتب کثیرہ
مدیر التعلیم المدرسة العالیة تجوید القرآن لاہور
خطیب جامع مسجد لسوڑیوالی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

التاریخ : 27-10-2009 الرقم : ________

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَمُصْطَفَاہُ
مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمُقْرِئِ الْقُرْآنِ مَعَ مُحِبِّہٖ

قرآن کریم بڑی عظیم المرتبت کتاب ہے اس کے معانی والفاظ کی حفاظت کا ذمہ اللہ احکم الحاکمین نے بذات خود لیا ہے۔ مگر الفاظ کی اہمیت اس لحاظ سے زیادہ ہے کہ یہ مقدم ہیں۔ دنیا میں کسی کتاب کو یہ اعزاز حاصل نہیں کہ اس کی تلاوت اور قراءۃ کے لیے باقاعدہ اصول وضوابط ہوں۔ یہ طرہ امتیاز صرف اور صرف قرآن کریم کو حاصل ہے کہ اس کی تلاوت اور اداء کے مستقل قواعد وضوابط ہیں۔ انہیں اصول وقواعد کا نام علم تجوید ہے اس موضوع پر بے شمار کتب ورسائل تحریر کیے گئے ہیں اور ان سب کی اپنی اپنی جگہ اہمیت اور افادیت مسلّم ہے عزیزم قاری سلمان احمد میر محمدی سلمہ اللہ تعالیٰ نے راقم الحروف سے ماشاء اللہ دو سال تجوید پڑھی۔ دوران تعلیم ان کا علم حاصل کرنے کا جذبہ بہت لگن اور شوق سے بھرپور تھا اور اپنی کلاس کے رفقاء میں بھی نمایاں مقام کے حامل رہے ہے۔ زیر نظر کتاب "اَلْقَوْلُ السَّدِیْدُ فِیْ عِلْمِ التَّجْوِیْدِ" موصوف قاری صاحب نے تالیف کی ہے جسے راقم الحروف نے جستہ جستہ مقامات سے دیکھا ہے جو کہ ماشاء اللہ سہل انداز میں مرتب کی گئی ہے نیز جامع مطالب اور مفید ہے بعض مسائل کو نقشہ جات کے ذریعہ عام فہم انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس میں مؤلف کامیاب بھی رہے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو بیش از بیش مقبولیت عطا فرمائے اور فاضل مؤلف قاری سلمان احمد میر محمدی سلمہ اللہ تعالیٰ کو ان نعمائے دارین سے سرفراز فرمائے جو حاملین قرآن کے لیے موعود ہیں۔ آمین یا رب العالمین

خادم القرآن الکریم
محمد ادریس العاصم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقدیم

قرآن مجید اللہ تعالی کی حقیقی کلام ہے جو کہ عربی زبان میں نازل ہوئی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اس بات کی صراحت ہے: ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ﴾ (۱) (قرآن کا نزول) صاف عربی زبان میں ہے

اس کلام حقیقی کو اللہ تعالی نے کائنات کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل فرشتوں کو خود سنایا۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ، فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا، وَطُوْبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا﴾ (۲)

کہ بیشک اللہ جل شانہ نے زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال قبل سورت طٰہ ویٰس تلاوت کی۔ جب فرشتوں نے سنا، تو کہنے لگے: سعادت وعمدگی ہے اس امت کیلئے جس پر یہ نازل ہوگا۔ اور سعادت مند ہیں وہ سینے جو اس کو اٹھائیں گے (یاد کریں گے)۔ اور سعادت مند ہیں وہ زبانیں جو اس کی تلاوت کریں گی۔

اللہ تعالی نے جبرئیل امین کو جب یہ قرآن دیکر بھیجا تو ساتھ پڑھنے کی کیفیت بھی بیان کردی۔ اور فرمایا: ﴿وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا﴾ (۳) اور ہم نے اس قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر (ترتیل کیساتھ) پڑھ کر سنایا ہے۔

---

(۱)- [الشعراء: ۱۹۵]

(۲)- [الدارمی / کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورة طه ويس: رقم الحديث: ۳۴۱۵ – وإن كان فيه مقالاً] (۳)- [الفرقان: ۳۲]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اسی کیفیت کی طلب اپنے پیارے پیغمبر سے بھی کی، اور حکم فرمایا: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (۴) اور تم بھی (اے میرے پیارے پیغمبر) قرآن مجید کو ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر) کے ساتھ پڑھو- اس آیت میں صرف ترتیل کا حکم ہی نہیں دیا، بلکہ اس امر کی تاکید اور شدت ضرورت کو واضح کرنے کیلئے ﴿تَرْتِيلًا﴾ مصدر بھی لایا گیا جو کہ ترتیل کی ضرورت میں مبالغہ اور مزید تاکید کو واضح کر رہا ہے۔

غرض یہ کہ! رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ ہی پڑھتے تھے- جیسا کہ ان کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے۔ (۵)

قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے میں نزول قرآن کے ساتھ بڑی پیاری مماثلت بھی ہے کہ قرآن مجید کا نزول بھی ٹھہر ٹھہر کر تقریبا (۲۳) سال میں مکمل ہوا- اور پھر اس کا سبب بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بڑی تسلی دی کہ یہ ٹھہر ٹھہر کر اتارنا اصل میں تثبیت قلب کیلئے بھی مرقع ہے۔ اور ساتھ ہی فرما دیا کہ ہم نے بھی یوں ہی ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر) کیساتھ اسکو پڑھا ہے۔ کیونکہ ترتیل کے ساتھ پڑھنے سے ہی حقیقی فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تدبر و تفکر کے ساتھ مفاہیم کی گتھیاں سلجھاتا ہے اور شدت تأثر سے قلب میں اصل جلا پیدا ہوتی ہے۔

اسی لئے ترتیل کے ساتھ پڑھنے کو باری تعالیٰ نے تلاوت کرنے کا حق، گردانا ہے اور فرمایا: ﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ (۶) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کی تلاوت اس طرح کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔

تلاوت کا حق ترتیل ہے، جو صحابہ کرام نے اپنے معلم اول محمد عربی ﷺ سے سیکھا- چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ﴿لَأَنْ أَقْرَأَ سُورَةً وَأُرَتِّلُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ

(۴) - [المزمل:۴] (۵)- [ابن کثیر:۴/۵۵۹] (۶)- [البقرة:۱۲۱]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ ﴾ (٧) میں ایک سورت کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کو پورے قرآن کو بغیر ترتیل کے پڑھنے سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ ہی پڑھا کرتے تھے۔ (٨)

اور فرمایا کرتے تھے: ﴿لَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الرَّمْلِ، وَلَا تَهُذُّوْهُ هَذَّ الشِّعْرِ، قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهِ، وَحَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ، وَلَا يَكُنْ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّوْرَةِ﴾ (٩) کہ قرآن مجید کو ریت کی طرح مت بکھیرو۔ اور نہ ہی اشعار کی طرح گا کر پڑھو۔ اور بعض روایات میں ﴿وَلَا تُنْثِرُوْهُ نَثْرَ الدَّقْلِ﴾ کہ ردی کھجور کی طرح نہ پھینکو۔ گویا مطلوب ان کا یہ ہے کہ اتنا تیز نہ پڑھو کہ معانی کا خیال نہ رہے اور اتنا ڈھیلا بھی نہ پڑھو کہ اس کی ساخت ہی بدل جائے اور وہ اشعار بن جائیں۔

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی ترتیل کو زندگی کے اندر معیار صحت قرآن بنایا اور اس پر پابندی خود بھی کی اور دوسروں کو کروائی۔ چنانچہ موسیٰ بن یزید الکندی بیان کرتے ہیں کہ! ﴿كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يُقْرِئُ الْقُرْآنَ رَجُلًا فَقَرَأَ الرَّجُلُ: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ مُرْسَلَةً، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: مَا هٰكَذَا أَقْرَأَنِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ كَيْفَ أَقْرَأَكَهَا يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ قَالَ أَقْرَأَنِيْهَا: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ فَمَدَّهَا﴾ (١٠) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ تو اس نے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ

---

(٧) [التبيان فى حملة القرآن: ص/ ٧٠ - وشبهه فى فتح البارى: ٩/ ١١٢]

(٨) [فتح البارى: ٩/ ١١٥] (٩) [ابن كثير: ٤/ ٥٥٩]

(١٠) [السلسلة الصحيحة: ٢٢٣٧، الدر المنثور: ٣/ ٢٥٠ والنشر: ١/ ٣١٥]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿وَالْمَسَاكِيْنَ﴾ کو پڑھا اور ﴿لِلْفُقَرَآءِ﴾ میں مد نہیں کی، تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایسے نہیں پڑھایا، تو اس آدمی نے عرض کیا: کہ اے ابوعبدالرحمن پھر بتاؤ اللہ کے رسول ﷺ نے کس طرح آپ کو پڑھایا؟ پھر انہوں نے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ﴾ کو پڑھا اور (لِلْفُقَرَآءِ) پر مد کی۔

حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ صحابہ کرام ترتیل کو جزو لازمی خیال کرتے، حتی کہ مدود کی مقدار میں بھی کمی وبیشی برداشت نہ کرتے اور پھر ان تمام امور کی نسبت بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف کرتے تھے۔

یہی صحابی عبداللہ بن مسعودؓ حکم دیا کرتے تھے: ﴿جَوِّدُوا الْقُرْآنَ وَزَيِّنُوْهُ بِأَحْسَنِ الْأَصْوَاتِ﴾(۱۱) قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھا کرو اور اس کو اچھی آوازوں کے ساتھ مزین کیا کرو۔ گویا کہ انہوں نے ترتیل کی تفسیر کی ہے۔ جس طرح علیؓ نے ترتیل کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ: ﴿اَلتَّرْتِيْلُ هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ﴾(۱۲) ترتیل کا معنی حروف کی تجوید (حروف کی صحیح مخارج وصفات کے ساتھ ادائیگی) اور وقوف کی معرفت حاصل کرنا۔

یہی وہ تقریر وتوضیحات وتعامل صحابہ تھا جس کی بنیاد پر تجوید کے قواعد عجمیوں کی آسانی کیلئے مرتب کیے گئے۔ اور انہی قواعد (ترتیل) کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت پر کل

---

(۱۱) [النشر: ۱/۲۱۰، والوجیز للقرطبی: ص/۸۸]

(۱۲) [النشر: ۱/۲۰۹، ولطائف الإشارات: ۱/۲۲۰، ونهاية قول المفيد: ص۔۷، ومنار الهدى في الوقف والابتداء: ص۔۵، وعمدة البيان: ص۔۲۱، وشرح الجزري لابن يالوشه: ص۔۱۹، ۲۰، وشرح طيبة النشر: ص۔۳۵، وشرح الجزرية لملا علي: ص/۲۰]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قیامت کو بشارت ملے گی۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ﴿ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ كُنْتَ تَقْرَأُهَا ﴾ (۱۳) قاری قرآن کو کہا جائے گا کہ قرآن مجید کو پڑھتا جا اور جنت کی سیڑھیاں چڑھتا جا اور جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا آج بھی اسیطرح پڑھ۔ تیری منزل وہاں ہے جہاں تو آخری آیت کی تلاوت کرے گا۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ترتیل کی نعمت سے مالا مال فرمائے اور ہمارے اندر اس ترتیل کے حصول کی حرص مزید پیدا فرمائے۔ بقول ابن الجزری:

فَلْيَحْرِصِ السَّعِيْدُ فِي تَحْصِيْلِهِ وَلَا يَمَلُّ قَطُّ مِنْ تَرْتِيْلِهِ

پس سعادتمند کو اس (قرآن مجید) کے حصول میں حرص کرنی چاہیے اور قرآن مجید کی ترتیل میں کبھی بھی تھکنا نہیں چاہیے۔ اور اللہ رب العزت کل قیامت کے دن اس قرآن مجید کو ہمارے لیے سفارشی بنائے۔ بقول شاطبیؒ:

وَيَجْعَلُنَا مِمَّنْ يَكُوْنُ كِتَابُهُ شَفِيْعًا لَهُمْ إِذَامَا نَسُوْهُ فَيَمْحَلَا

قارئین کرام! ہر دور میں اللہ رب العزت قرآن مجید (کو تجوید کے ساتھ پڑھنے پڑھانے) کی خدمت کیلئے چند اشخاص کو چُن لیتے ہیں۔ اور یہ بڑی سعادتمندی کی بات ہے۔ انہیں سعادتمند شخصیات میں سے [قاری سلمان احمد میر محمدی] صاحب ہیں، جنہوں نے تجوید وقراءات سے فراغت کے بعد معروف علمی دانش گاہ [جامعہ لاہور الاسلامیہ (جامعہ رحمانیہ) لاہور] میں پانچ سال تک تجوید وقراءات کی تدریس کی۔

---

(۱۳)[صحيح الجامع: ۸۱۲۲، وصحيح أبي داؤد: ۱۳۱۷، والترمذی: ۲۹۱٤، وأحمد: ۲/۱۹۲]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بعدازاں ان کی خدمات [كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية] البدر پھول نگر قصور میں حاصل کی گئی۔ جہاں وہ گذشتہ چار سال سے بتوفیق اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَيُبَارِكْ فِيْ جُهُوْدِهٖ۔(آمین)

[كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية] گذشتہ تین سال سے حفاظ کیلئے ایک ماہ کے ریفریشر کورس کا گرمیوں کی چھٹیوں میں اہتمام کر رہا ہے۔ جس میں مکمل تجوید کے قواعد پڑھائے جاتے ہیں۔

گذشتہ تین سالوں سے اس بات کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ ایک کتابچہ ترتیب دیا جائے، جو کہ نصابی طور پر پہلی کلاس میں پڑھایا جائے، اور ریفریشر کورس کے طلباء بھی اس سے مستفید ہوسکیں۔ چنانچہ ہمارے فاضل بھائی [قاری سلمان احمد میر محمدی] نے اس ضرورت کو پورا کرنے کی بہترین سعی کی ہے اور بڑی مستعدی کے ساتھ اس کو مکمل کیا۔ اللہ ان کا یہ عمل میزان حسنات میں شامل فرمائے۔ آمین! ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

﴿ادارہ﴾

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ

البدر دینگہ برجاں نزد پھول نگر ضلع قصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

علم تجوید کی اہمیت وتدوین اور مجودین کی فضیلت

❶ - **تجوید کی اہمیت قرآن مجید سے**: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قراءت کے لیے ایک معین صفت اور خاص کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: "وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا" اور قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر (ترتیل) کے ساتھ پڑھیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا: "وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا" ہم نے بھی قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ ہی نازل کیا ہے۔ اور مزید تاکید کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَقُرْآنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيلًا" [بنی اسرائیل:۱۰۶] اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے نازل کیا ہے کہ آپ اسے ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں شیخ عطیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "غَايَةُ الْمُرِيْدِ فِيْ عِلْمِ التَّجْوِيْدِ" میں فرماتے ہیں کہ! لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ بِتَرَسُّلٍ وَتَجَهُّلٍ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَقْرَبُ لِلْفَهْمِ وَأَسْهَلُ لِلْحِفْظِ" [مقدمة هداية القاری] یعنی قرآن کی قراءت نہایت تسلی واطمینان سے فرمایئے کیونکہ یہ فہم کے قریب اور حفظ کے لیے زیادہ آسان ہے۔ اور ایسا پڑھنا تجوید کے احکام سیکھے بغیر ناممکن ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو قرآن مجید کو جلدی جلدی پڑھنے سے منع فرمایا ہے یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امت محمدیہ کو اس چیز سے بچنا چاہیے۔ بلکہ قرآن مجید کو آہستہ آہستہ تجوید کے ساتھ عمدہ کر کے پڑھیں۔ اور یہی ترتیل ہے جو کہ!

① - لسانی ریاضت: (یعنی زبان کے ساتھ مشق کرنا)۔ ② - قراءت پہ ہمیشگی۔

③ - حروف مرقق کی ترقیق، اور مفخم کی تفخیم مقصور کی قصر، ممدود کی مد، مظہر کے اظہار، مدغم کے ادغام، مخفی کے اخفاء، یہ سب کچھ بلا تکلف ادا کرنے کو کہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَلَّذِيْنَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ [البقرۃ:۱۲۱] جنھیں ہم نے کتاب عطا کی وہ اس کو اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے۔ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام بیضاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ! "يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ، أَيْ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"مُرَاعَاةُ اللَّفْظِ عَنِ التَّحْرِيْفِ وَالتَّدَبُّرِ فِي مَعْنَاهُ وَالْعَمَلُ بِمُقْتَضَاهُ" یعنی حق تلاوت سے مراد: الفاظ کی رعایت رکھنا کہ کہیں بدل نہ جائے، اوراس کے معانی پہ غور کرنا اوراس کے مطابق عمل کرنا۔[تفسیر بیضاوی: ۱/ ۳۹۳]

❷- **تجوید کی اہمیت حدیث سے:** سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ كَمَا عُلِّمَ" اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں۔کہ تم میں سے ہرایک ایسے پڑھے جیسے اسے پڑھایا گیا ہے۔[الحاكم: وقال صحيح الأسناد وحسنه الألباني] اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُقْرَأَ الْقُرْآنُ كَمَا أُنْزِلَ" بے شک اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتے ہیں کہ قرآن مجید کواس طرح پڑھا جائے جس طرح نازل کیا گیا۔[النشر] ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی قرأت کے متعلق فرماتی ہیں کہ!"وَيَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا" یعنی آپ ﷺ سورۃ کواس قدرخوب ٹھہر ٹھہر کرترتیل سے پڑھتے کہ بڑی سے بڑی ہوجاتی۔[السنن الكبرى: ۲/ ٤٧٦٩]

❸- **تجوید کی اہمیت آئمہ قراءۃ ومتقدمین کے اقوال سے:** امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح امت اسلامیہ کے لیے قرآن مجید کے معانی ومفاہیم کا جاننا اور حدود کا قائم کرنا ضروری ہے،بعینہ اسی طرح قرآن مجید کے الفاظ کی تصحیح اورحروف کوان صفات کی ادائیگی کے ساتھ ادا کرنا بھی ضروری ہے جو صفات ائمہ قراء نے نبی کریم ﷺ سے متصل سند کے ساتھ حاصل کی ہیں۔اوران کی مخالفت کسی صورت بھی جائز نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جان لو کہ تمام قراء جن حروف کے مخارج،ممدود،اخفاء،ادغام، اظہار کا اعتبار کرتے ہیں اس کو سیکھنا واجب ہے اوراس کی مخالفت حرام ہے۔

چنانچہ تجوید وترتیل کیساتھ پڑھنے والے شخص کی تلاوت ہی افضل عبادت بنتی ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:"أَفْضَلُ عِبَادَةِ أُمَّتِي قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ" میری امت کی افضل ترین عبادت قرآن مجید کی قراءت ہے۔[شعب الإيمان للبيهقي:۲/ ۲۰۲۲]

اور ایسے شخص کو ہی نیکیوں کا حصول ہوسکتا ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!"مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ" جس نے قرآن مجید کا ایک حرف تلاوت کیا اسکے لیے نیکی ہے اور وہ نیکی دس نیکیوں کے مثل ہے میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ [الترمذی: ۲۹۱۰]

اور اس میں مہارت رکھنے والا ہی حقیقت میں دو گنے اجر کا مستحق ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! "اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ" قرآن مجید کی عمدہ قراءت کرنیوالا بزرگ اور پاکباز فرشتوں کیساتھ ہوگا، اور جو تلاوت کرتے ہوئے اٹکتا ہے اور اس پر مشکل ہوتی ہے اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔ [النسائی: ۵/ ۸۰۴۵]

اور یہ قرآن ایسے لوگوں کے لیے سفارشی بنے گا جیسا کہ سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ" قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو یہ کل قیامت کیدن (پڑھنے والوں کے لیے) سفارشی ہوگا۔ [ابو داؤد: ۱۴۵۶]

بلکہ جنت کے بلند وبالا مقامات کا مستحق بنائے گا جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! "يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا" قاری قرآن سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا: جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا آج اسی طرح پڑھتا جا اور چڑھتا جا، تیرا جنت میں وہ مقام ہے جہاں تو آخری آیت مکمل کریگا۔ [أبو داؤد: ۱۴۵۶]

④- **علم تجوید کی تدوین:** علم تجوید کی تدوین دو طریقوں سے ہوئی:

۱- من حیث الاداء ۲- من حیث القواعد

①- **من حیث الاداء:** ایک مجمع علیہ بات ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اصول علوم میں سے کسی کو بھی مدون نہیں کیا گیا مثلاً علم تجوید، علم رسم، علم ضبط، اصول احادیث، اصول فقہ، اصول تفسیر وغیرہم۔ اور نہ ہی اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

❶- آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے جیسے سنا، اسی انداز سے صحابہ کرام کو تعلیم دی کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بالمشافہ نبی کریم ﷺ سے علم حاصل کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا وجود اقدس ان کے لیے کافی تھا۔ ❷- ان کو اپنے حافظے اور ضبط پر بڑا عبور تھا۔ چنانچہ یہی سلسلہ ایک عرصہ تک چلتا رہا۔ یہاں تک کہ اسلامی فتوحات کا آغاز اور عجمیوں کا عربیوں میں اختلاط ہوا، اور قوت حافظہ میں کمزوری آنے لگی، علاوہ ازیں بعض دوسری وجوہات کی بنا پر الحان قرآن (غلط پڑھنے) سے بچنے کے لیے آئمہ قراء اور علمائے نحاۃ خدمت قرآن اور سنت کے لیے اپنی طاقتیں بروئے کار لائیں اور اس سنہری علم کا وجود دنیا میں آیا۔ جو پہلے آپ ﷺ کے زمانہ سے لوگوں کے سینوں میں محفوظ چلا آ رہا تھا۔

②- **من حیث القواعد:** قواعد کو جمع کرنے والوں کے متعلق اختلاف ہے:

ابتدائی مراحل میں اس علم کو مدون اور وضع کرنے والے ①- خلیل بن احمد فراہیدی النحوی المقری ہیں جو کہ ۱۰۰ ہجری میں پیداء ہوئے اور ۱۷۰ ہجری میں وفات پائی۔ ②- اور ابو عبید القاسم بن سلام جو کہ ۱۵۳ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۲۴ ہجری کو فوت ہوئے۔ ③- عمرو بن عثمان سیبویہ ہیں جو کہ ۱۴۸ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۱۸۰ ہجری کو وفات پائی۔ ④- ابوزکریا عرف فراء جو کہ ۱۴۰ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۲۰۷ ہجری کو وفات پائی۔

ان کے علاوہ دیگر ائمہ قراء، ائمہ فقہ کے نام بھی ملتے ہیں جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس علم کی تدوین تقریباً دوسری صدی کے نصف (۱۵۰ ہجری) سے ہوئی۔ اس سے قبل اہل عرب فطری ملکہ، قوت حافظہ، مادری محاورت وصلاحیت سے قرآن مجید کو اس کے قواعد واحکام کے مطابق ہی پڑھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان علماء کی محنتوں سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور قرآن مجید کو اس کی مطلوب ادائیگی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

والله المستعان وبه الثقة وعليه التكلان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿مبادیات تجوید﴾

تجوید کا لغوی معنی: عمدہ کرنا، اچھا کرنا۔ اور **اصطلاحی معنی:** قرآنی حروف کو ان کے مخارج اور جمیع صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

اکثر بڑی غلطیاں حروف کے مخارج اور صفات درست نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اسی لیے ''مخارج اور صفات'' میں ماہر ہونے کو ہی ''حقیقت تجوید'' کہا جاتا ہے۔ اور لہجہ وخوش آوازی سے پڑھنا ایک محبوب ''اندازِ تلاوت'' ہے، لیکن گا کر پڑھنا جس سے قرآن کا تقدس مجروح ہو جائز نہیں۔

موضوع : حروف تہجی، یعنی الف سے لے کر یاء تک کے ۲۹ حروف۔ اور ان کو (حروف ہجا) اور (مفردات) بھی کہتے ہیں۔

غرض وغایت: تصحیح حروف ہے۔ یعنی تجوید پڑھنے کے بعد قرآن اس طرح ادا ہوگا جس طرح نازل ہوا ہے۔

فضیلت: یہ علم تمام علوم سے افضل ہے کیونکہ اس کا تعلق کلام اللہ سے ہے۔

حکم : تجوید کے تفصیلی قواعد سیکھنا فرض کفایہ ہے اور قواعد کے مطابق پڑھنا فرض عین ہے یعنی ہر شخص پر واجب ہے۔ کیونکہ تلاوت قرآن عبادت ہے، اور ہر عبادت کی مخصوص کیفیات توقیفی ہوتی ہیں، جن کو بجالانے سے ہی عبادت قبول ہوتی ہے۔

ارکان تجوید: تجوید کے چار ارکان ہیں:

۱۔ مخارج حروف کی پہچان۔ ۲۔ صفات حروف کی پہچان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳۔ تجوید کے تمام قواعد کی پہچان۔ ۴۔ زبان کو حروف کی صحیح ادائیگی کا عادی بنانا۔

﴿نوٹ﴾:

ادائیگی میں مکمل مہارت کسی تجربہ کار استاد سے (روبرو) سیکھنے کے بغیر ممکن نہیں۔

﴿لحن اور اس کی اقسام﴾

لحن کا لغوی معنی: غلطی۔ اور اصطلاحی معنی: قرآنی حروف کو قواعدِ تجوید کے خلاف اور غلط پڑھنا۔

لحن کی دو قسمیں ہیں: (۱) لحن جلی (۲) لحن خفی

﴿لحن جلی﴾

لغوی معنی: بڑی اور نمایاں غلطی۔ اور اصطلاحی معنی: مخارج وصفات لازمہ اور حرکات وسکنات میں غلطی کرنا۔

﴿لحن جلی کی اقسام﴾

۱۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔ جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ﴾ کی جگہ (اَلْهَمْدُ) پڑھنا۔

۲۔ کسی حرف کو بڑھا دینا۔ جیسے: ﴿نَعْبُدُ﴾ کی جگہ (نَعْبُدُوْ) پڑھنا۔

۳۔ کسی حرف کو کم کر دینا۔ جیسے: ﴿اِیَّاكَ﴾ کی جگہ (اِیَكَ) پڑھنا۔

۴۔ حرکات وسکنات کو ایک دوسرے کی جگہ پر پڑھنا۔ جیسے: ﴿اَنْعَمْتَ﴾ کی جگہ (اَنْعَمْتُ)۔ ﴿اِهْدِنَا﴾ کی جگہ (اِهِدِنَا)۔ ﴿صَلَقْنَا﴾ کی جگہ (صَلَقُنَا) پڑھنا۔

۵۔ مخفف حرف کی جگہ مشدد اور مشدد کی جگہ مخفف پڑھنا۔ جیسے: ﴿مَالِكِ﴾ کی جگہ (مَالِكِّ) اور ﴿اِیَّاكَ﴾ کی جگہ (اِیَاكَ) پڑھنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لحن جلی کا حکم: یہ حرام ہے۔ کیونکہ تلاوت قرآن میں ایسی غلطی بسا اوقات گناہ کبیرہ کا سبب بنتی ہے۔ {اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ ذَالِكَ}.

﴿لحن خفی﴾

لغوی معنی: چھوٹی اور پوشیدہ غلطی ۔ اور اصطلاحی معنی: تحسین حروف سے تعلق رکھنے والی صفات میں کمی بیشی کرنا۔ مثلاً: ترقیق، تفخیم، اخفاء، ادغام، اقلاب اور مدود فرعیہ وغیرہ کو غلط ادا کرنا۔

لحن خفی کا حکم: یہ مکروہ ہے۔ لیکن بچنا اس سے بھی ضروری ہے، تاکہ "تلاوتِ قرآن" کی عبادت کو کامل صحت کے ساتھ بجالایا جاسکے۔

﴿تلاوت قرآن کے مراتب﴾

تحقیق — ترتیل — تدویر — حدر

(۱) **تحقیق:** قرآن کی تلاوت انتہائی ٹھہراؤ اور صفائی سے کرنا۔ جیسا کہ مبتدی طلباء کو پڑھایا جاتا ہے۔

(۲) **ترتیل:** قرآن کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنا۔ جیسا کہ بالعموم جلسہ میں تلاوت کی جاتی ہے۔

(۳) **حدر:** قرآن کی تلاوت تیز تیز کرنا۔ جیسا کہ بالعموم تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

(۴) **تدویر:** قرآن کی تلاوت (ترتیل اور حدر کی) درمیانی کیفیت سے کرنا۔ جیسا کہ بالعموم جہری نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔

﴿نوٹ﴾ چاروں مراتب میں مخارج وصفات اور قواعد تجوید کی رعایت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابتداء کی اقسام

(تعوذ و بسملہ کے اعتبار سے)

(۱) اگر تلاوت کی ابتداء سورت کے شروع سے کی جائے۔ تو (أَعُوْذُ بِاللّٰہ) کے ساتھ (بِسْمِ اللّٰہ) بھی پڑھنا ضروری ہے۔

مثلاً: أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

(۲) اگر تلاوت کی ابتداء سورت کے درمیان سے کی جائے۔ تو (أَعُوْذُ بِاللّٰہ) ضروری ہے اور (بِسْمِ اللّٰہ) میں اختیار ہے۔

مثلاً: أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - وَمِنَ النَّاسِ - یا أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - وَمِنَ النَّاسِ○

(۳) اگر تلاوت کرتے کرتے کوئی سورت درمیان سے شروع ہو جائے۔ تو صرف (بِسْمِ اللّٰہ) ہی پڑھیں گے۔ مثلاً: وَلَا الضَّآلِّیْنَ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - الٓمٓ

نوٹ: سورت توبہ کے شروع میں کسی حالت میں بھی بسملہ نہیں پڑھیں گے۔ یعنی چاہے تلاوت کی ابتداء سورت توبہ سے کی جائے، یا پڑھتے پڑھتے سورت توبہ شروع کی جائے۔

ابتداء کی اقسام

- ابتداء تلاوت ابتداء سورت ← تعوذ اور بسملہ دونوں ضروری ہیں۔
- ابتداء تلاوت درمیان سورت ← تعوذ ضروری اور بسملہ میں اختیار ہے۔
- ابتداء سورت درمیان تلاوت ← صرف بسملہ پڑھیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابتداء کی اقسام

(فصل وصل کے اعتبار سے)

(ا) ابتداء تلاوت ابتداء سورت

(تعوذ اور بسملہ دونوں ضروری ہیں)

1. فصل کل ← جائز
2. فصل اول وصل ثانی ← جائز
3. وصل اول فصل ثانی ← جائز
4. وصل کل ← جائز

تفصیل:

(۱) **فصل کل:** (استعاذہ، بسملہ اور سورت (تینوں) کو الگ الگ سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o

(۲) **فصل اول وصل ثانی:** (استعاذہ کو الگ سانس سے اور بسملہ و سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o

(۳) **وصل اول فصل ثانی:** (استعاذہ و بسملہ کو ایک سانس سے اور سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o

(٤) **وصل کل:** (استعاذہ، بسملہ اور سورت (تینوں) کو ایک سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۲) ابتداء سورت درمیان تلاوت

(صرف بسملہ پڑھیں گے۔)

1. فصل کل ← جائز
2. فصل اول وصل ثانی ← جائز
3. وصل کل ← جائز
4. وصل اول فصل ثانی ← ناجائز

تفصیل:

(۱) **فصل کل:** (پچھلی سورت کا آخر، بسملہ اور اگلی سورت کی ابتداء کو الگ الگ سانس سے پڑھنا۔ جیسے: وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمّٓ ۝

(۲) **فصل اول وصل ثانی:** (پچھلی سورت کے آخر کو الگ سانس سے اور بسملہ و اگلی سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔ جیسے: وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ الٓمّٓ ۝

(۳) **وصل کل:** (پچھلی سورت کا آخر، بسملہ اور اگلی سورت کی ابتداء (تینوں) کو ایک سانس سے پڑھنا۔ جیسے: وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ الٓمّٓ ۝

(٤) **وصل اول فصل ثانی:** (پچھلی سورت کا آخر اور بسملہ کو ایک سانس سے اور اگلی سورت کی ابتداء کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔ جیسے: وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمّٓ ۝

ابتداء سورۃ براءت درمیان تلاوت

1. فصل ← جائز
2. سکتہ ← جائز
3. وصل ← جائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تفصیل : سورت الانفال کو ختم کر کے، سورت براءت کی ابتداء کی جائے۔ تو بسم اللہ پڑھے بغیر درج ذیل تین صورتیں جائز ہیں۔

(۱) فصل : (سورت انفال کے آخر کو الگ سانس سے اور سورت براءت کی ابتداء کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔ جیسے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ﴾

(۲) سکتہ : (سورت انفال کے آخر پر تھوڑا سا رک کر بغیر سانس توڑے سورت براءت سے ابتداء کرنا)۔ جیسے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ﴾

(۳) وصل : (سورت انفال کا آخر اور سورت براءت کی ابتداء کو ایک سانس سے پڑھنا)۔ جیسے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ـ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ﴾

(۳) ابتداء تلاوت درمیان سورت

(تعوذ ضروری اور بسملہ میں اختیار ہے)

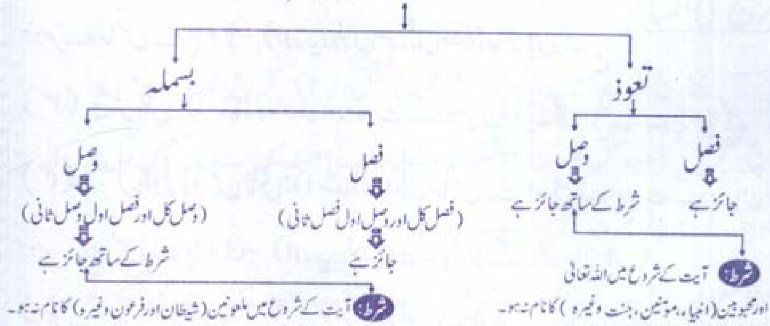

تفصیل:

☆ <u>اگر بسملہ نہ پڑھی جائے تو درج ذیل دو صورتیں بنتی ہیں۔</u>

(۱) فصل : (استعاذہ کو الگ سانس سے اور کسی سورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پڑھنا)۔ جیسے: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ وَمِنَ النَّاسِ ...... (اور یہ مطلقاً جائز ہے)۔

(۲) وصل: (استعاذہ اور کسی سورت کے درمیان کو ایک سانس سے پڑھنا)۔

جیسے: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ وَمِنَ النَّاسِ ...... (اور یہ شرط کے ساتھ جائز ہے)۔

شرط یہ ہے: کہ آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی وصفاتی نام اور اسی طرح انبیاء کرام، مؤمنین اور جنت کا تذکرہ نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسی ضمیر ہو جو ان کی طرف لوٹتی ہو۔

جیسے: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ ، اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ ، جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا ، هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ

☆ **اور اگر استعاذہ کے ساتھ بسملہ بھی پڑھی جائے تو درج ذیل چار صورتیں بنتی ہیں۔**

(۱) فصل کل: (استعاذہ، بسملہ اور سورت کے درمیان کو الگ الگ سانس سے پڑھنا)۔

(۲) وصل اول فصل ثانی: (استعاذہ اور بسملہ کو الگ سانس سے اور سورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا۔ (اور یہ دونوں صورتیں مطلقاً جائز ہیں)۔

(۳) وصل کل: (استعاذہ، بسملہ اور سورت کے درمیان کو ایک ہی سانس سے پڑھنا)۔

(۴) فصل اول وصل ثانی: (استعاذہ کو الگ سانس سے، اور بسملہ وسورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا)۔ (اور یہ دونوں صورتیں شرط کے ساتھ جائز ہیں)۔

شرط یہ ہے: کہ آیت کے شروع میں ملعونین (مثلاً شیطان، فرعون وغیرہ) کا نام اور اسی طرح جہنم کا تذکرہ نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسی ضمیر ہو جو ان کی طرف لوٹتی ہو۔

جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ، جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ، فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ، اَلَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مخارج کا بیان

مخارج، مخرج کی جمع ہے، اور مخرج کا لغوی معنی: ''نکلنے کی جگہ'' اور اصطلاحی معنی: حرف کے نکلنے کی جگہ۔ لہٰذا انتیس (۲۹) حروف تہجی کے نکلنے کی جگہوں کو ہی مخارج کہا جاتا ہے۔

مخارج کی تعداد: اس میں قراء کا اختلاف ہے۔

۱۔ خلیل بن احمد فراہیدیؒ کے نزدیک مخارج کی تعداد سترہ ہے۔ اور ان کی تائید امام جزریؒ نے کی ہے۔

۲۔ علامہ سیبویہؒ کے نزدیک مخارج کی تعداد سولہ ہے۔ اور ان کی تائید امام شاطبیؒ نے کی ہے۔

۳۔ امام فراء کے نزدیک مخارج کی تعداد چودہ ہے۔ اور ان کی تائید قطربؒ، جرمیؒ اور ابن کیسانؒ وغیرہ نے کی ہے۔

مخارج کی اقسام:

مخارج کی دو قسمیں ہیں: (۱) مخرج محقق (۲) مخرج مقدر

مخرج محقق: جب حلق، لسان اور شفتان کے اجزائے معینہ میں سے کسی معین جگہ پر آواز ٹک جائے۔ تو یہ (مخرج محقق) ہے۔

مخرج مقدر: جب حلق، لسان اور شفتان کے اجزائے معینہ میں سے کسی معین جگہ پر آواز نہ ٹکے۔ جیسے: (جوف دہن) یا ان اجزاء (حلق، لسان، شفتان) سے اس کا تعلق نہ ہو۔ جیسے: (خیشوم) تو یہ (مخرج مقدر) ہے۔

﴿نوٹ﴾: مخرج محقق تین ہیں: (۱) حلق (۲) لسان (۳) شفتان

مخرج مقدر دو ہیں: (۱) جوف دھن (۲) خیشوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اصول مخارج

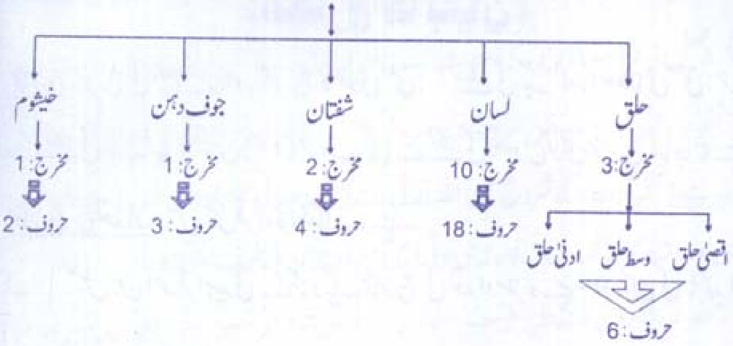

اصول مخارج کی تفصیل

اصل اول: حلق

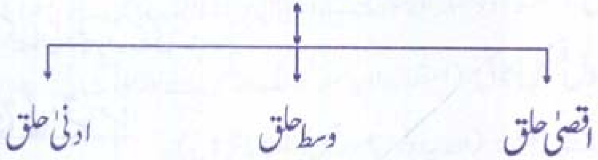

۱۔ **اقصی حلق:** یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینے کی طرف ہے۔اس سے (ء ھ) نکلتے ہیں۔

۲۔ **وسط حلق:** یعنی حلق کا درمیان والا حصہ۔اس سے (ع ح) نکلتے ہیں۔

۳۔ **ادنی حلق:** یعنی حلق کا منہ کی طرف والا حصہ۔اس سے (غ خ) نکلتے ہیں۔

مخرج کے اعتبار سے ان کو "حروف حلقیہ" کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اصل ثانی : لسان

اقصیٰ لسان	وسط لسان	حافہ لسان	طرف لسان	رأس لسان
مخرج: 2	مخرج: 1	مخرج: 1	مخرج: 3	مخرج: 3
حروف: 2	حروف: 3	حرف: 1	حروف: 3	حروف: 9

اقصیٰ لسان :

مخرج نمبر۱: اقصیٰ لسان یعنی زبان کی جڑ اور بالمقابل اوپر کا تالو۔ اس سے (ق) نکلتا ہے۔

مخرج نمبر۲: اقصیٰ لسان "ق" کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر زبان اور اوپر کا تالو۔ اس سے (ك) نکلتا ہے۔ ان دونوں کو مخرج کے اعتبار سے "لھویه ، لهاتیه" کہتے ہیں۔

وسط لسان:

مخرج: وسط لسان اور اوپر کا تالو۔ اس سے (ج ش ی "لین اور متحرک") نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے "شجریه" کہتے ہیں۔

نوٹ: آگے جو مخارج بیان ہونگے ان کا تعلق چونکہ دانتوں سے ہے۔ اس لیے پہلے دانتوں کے ناموں کو نقشہ و نظم کی صورت میں پیش کرتے ہیں تاکہ دانتوں کے نام آسانی سے یاد ہو جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نقشہ

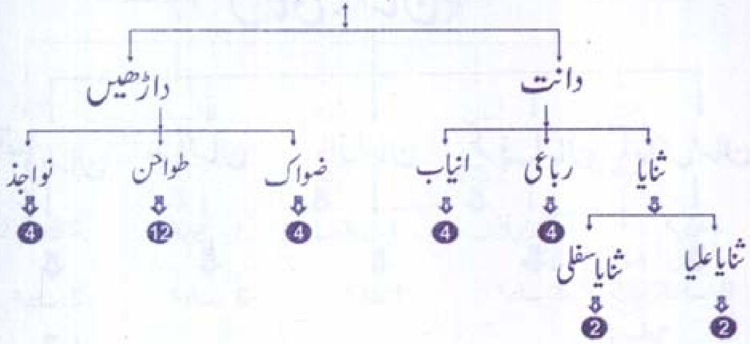

نظم

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو
ثنایا ہیں چار رباعی ہیں دو دو

ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس
کہ کہتے ہیں قراء اضراس انہیں کو

ضواحک ہیں چار طواحن ہیں بارہ
نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

تفصیل: سامنے کے چار دانتوں کو (ثنایا) کہتے ہیں۔اوپر والے دوکو(ثنایاعلیا) اور نیچے والوں کو (ثنایاسفلی) کہتے ہیں۔(ثنایا) کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اوپر نیچے چار دانتوں کو(رَباعی)اور(کواسر) کہتے ہیں۔(رباعی) کے ساتھ ایک ایک اوپر نیچے دائیں بائیں چار دانتوں کو (انیاب)اور(قواطع) کہتے ہیں۔(انیاب) کے ساتھ ایک ایک اوپر نیچے دائیں بائیں چار ڈاڑھوں کو(ضواحک) کہتے ہیں۔(ضواحک) کے ساتھ تین تین اوپر نیچے دائیں بائیں بارہ ڈاڑھوں کو (طواحن) کہتے ہیں۔(طواحن) کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساتھ بالکل آخر میں ایک ایک دائیں بائیں اوپر نیچے چار ڈاڑھوں کو (نواجذ) کہتے ہیں۔

ان ضواحک، طواحن، نواجذ کو اضراس کہتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ : ان ۳۲ دانتوں میں سے ۱۲ ادانت اور ۲۰ ڈاڑھیں ہیں۔

﴿حافہ لسان﴾ :

مخرج: زبان کی کروٹ جب اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑوں سے لگے۔ اس سے (ض) نکلتا ہے۔ خواہ دائیں طرف سے لگے یا بائیں طرف سے اور بیک وقت دونوں طرف سے بھی ادا کر سکتے ہیں۔ اس کو مخرج کے اعتبار سے ''حافیہ'' کہتے ہیں۔

﴿حافہ کی اقسام﴾

اقصیٰ حافہ ⇩ حافہ کا وہ حصہ جو نواجذ کے سامنے ہے

وسط حافہ ⇩ حافہ کا وہ حصہ جو طواحن کے سامنے ہے

ادنیٰ حافہ ⇩ حافہ کا وہ حصہ جو ضواحک کے سامنے ہے

﴿طرف لسان﴾:

مخرج نمبر ۱: زبان کا کنارہ مع ادنی حافہ جب ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے۔ اس سے (ل) نکلتا ہے۔

مخرج نمبر ۲: زبان کا کنارہ جب ثنایا، رباعی، اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے۔ اس سے (ن) نکلتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مخرج نمبر۳: زبان کا کنارہ مع پشت زبان جب ثنایا اور رباعی کے مسوڑھوں سے لگے۔ اس سے (ر) نکلتی ہے۔ ان تینوں کو مخرج کے اعتبار سے ''طرفیہ ، ذلقیہ'' کہتے ہیں۔

﴿ راس لسان ﴾ :

مخرج نمبر۱: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ۔ اس سے (ط د ت) نکلتے ہیں۔ ان کو باعتبار مخرج ''نطعیہ'' کہتے ہیں۔

مخرج نمبر۲: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا اندرونی کنارہ (جو کہ مسوڑوں کے قریب ہے)۔ اس سے (ظ ذ ث) نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے ''لثویہ'' کہتے ہیں۔

مخرج نمبر۳: زبان کی نوک جب ثنایا سفلی اور علیا کے اندرونی کناروں سے لگے۔ اس سے (ص ز س) نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے ''اَسَلِیَّۃ'' کہتے ہیں۔ جب کہ صفت کے اعتبار سے ان کا مشہور نام ''صفیریہ'' ہے

﴿ اصل ثالث: شفتان ﴾

مخرج نمبر۱: دونوں ہونٹ۔ اس سے (ب م و ''لین اور متحرک'') نکلتے ہیں۔ مگر فرق یہ ہے: کہ (ب) ہونٹوں کی تری سے اسی لیے اسے ''بحری'' کہتے ہیں۔ (م) ہونٹوں کی خشکی سے اسی لیے اسے ''بری'' کہتے ہیں۔ (و) دونوں ہونٹوں کے گول ناتمام ملنے سے ادا ہوتی ہے۔

مخرج نمبر۲: نیچے والے ہونٹ کا شکم (تری والا حصہ) اور ثنایا علیا کا کنارہ۔ اس سے ''ف'' نکلتی ہے۔ ان چاروں کو مخرج کے اعتبار سے ''شفویہ'' کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اصل رابع: جوف دہن

مخرج: جوف دہن (منہ کے اندر کا خالی حصہ)۔اس سے "حروف مدہ": (الف و ی) نکلتے ہیں۔ان کو مخرج کے اعتبار سے "جوفیہ ، ہوائیہ ، مدیہ" کہتے ہیں۔

اصل خامس: خیشوم

مخرج: خیشوم یعنی ناک کی جڑ کا اندرونی حصہ۔اس سے نون اور میم کا (غنّہ) نکلتا ہے۔

مخارج کے اعتبار سے حروف کے القاب دس ہیں:

۱۔ حلقیہ ۲۔ لہاتیہ ۳۔ شجریہ ۴۔ حافیہ ۵۔ طرفیہ، ذلقیہ

۶۔نطعیہ ۷۔ لثویہ ۸۔ صفیریہ ۹۔ شفویہ ۱۰۔ جوفیہ، ہوائیہ، مدیہ

حرف کی صحیح ادائیگی معلوم کرنے کا طریقہ: جس حرف کی صحیح ادا معلوم کرنی ہو۔تو اس کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ مفتوح لگا کر ادا کیا جائے۔اگر حرف کے مقررہ مخرج میں آواز ختم ہو، تو حرف صحیح ادا ہوگا، ورنہ غلط۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صفات کا بیان

صفات ،صفت کی جمع ہے، اور صفت کا لغوی معنی : حالت اور کیفیت - اور اصطلاحی معنی : وہ حالتیں اور کیفیات ہیں جو حروف میں (مخارج سے ادا ہوتے وقت) پائی جاتی ہیں۔ مثلاً : آواز کا موٹا ہونا یا باریک ہونا۔ آواز کا مثل سیٹی کے نکلنا۔ آواز میں جھٹکا سا ہونا وغیرہ۔

صفات کے فوائد

صفات کے تین فائدے ہیں:

(۱) جن حرفوں کے مخرج ایک ہیں، صفات کے ذریعے ان میں فرق کیا جاتا ہے۔ مثلاً: ﴿صفت استعلاء﴾ اگر نہ ہوتی، تو (ت ط)، (ذ ظ)، (س ص) میں کوئی فرق نہ رہتا۔

(۲) صفات کے ذریعے قوی حروف اور ضعیف حروف کی پہچان ہوتی ہے۔

(۳) صفات کے ذریعے ہی حروف کی صحیح ادائیگی اور خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے، عربی زبان کی یہی وہ خوبی ہے جو عجمی زبانوں میں نہیں ہے۔

صفات لازمہ و عارضہ میں فرق

۱۔ صفات لازمہ ہر حال میں پائی جاتی ہیں۔ جبکہ صفات عارضہ کبھی پائی جاتی ہیں اور کبھی نہیں۔

۲۔ صفات لازمہ تمام حروف میں پائی جاتی ہیں۔ اور صفات عارضہ چند حروف میں پائی جاتی ہیں۔

۳۔ صفات لازمہ میں غلطی کرنے کو لحن جلی۔ اور صفات عارضہ میں غلطی کرنے کو لحن خفی کہتے ہیں۔

۴۔ صفات لازمہ کسی سبب پر موقوف نہیں ہوتی۔ جب کہ صفات عارضہ کسی سبب پر موقوف ہوتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صفات لازمہ وعارضہ کے نام:

صفات لازمہ: کوذاتیہ، ممیزہ اور مقومہ کہتے ہیں۔

صفات عارضہ: کومحسنہ، مزینہ اور محلیہ کہتے ہیں۔

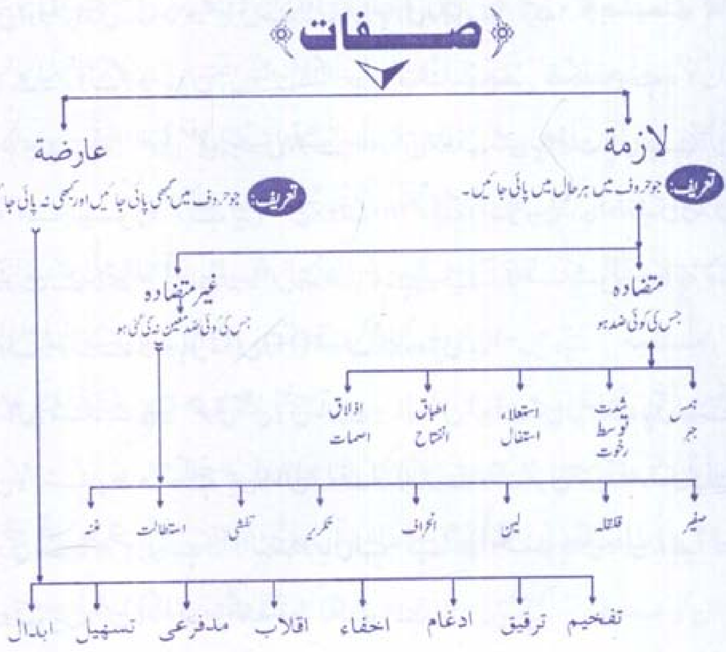

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿صفات لازمہ متضادہ﴾

* ﴿ھمس﴾ : لغوی معنی: پستی، ضعف۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مہموسہ'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی پستی اور کمزوری کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ سانس جاری رہتا ہے۔ جیسے: ﴿یَلْھَثْ﴾ کی ث۔ حروف مہموسہ دس ہیں، جن کا مجموعہ (فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ) ہے۔

* ﴿جھر﴾: لغوی معنی: بلندی، قوت۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''مجہورہ'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی بلندی اور قوت کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ سانس بند ہو جاتا ہے۔ جیسے: ﴿مَأْكُوْلٍ﴾ کا ہمزہ۔ حروف مہموسہ کے علاوہ باقی انیس (۱۹) حروف مجہورہ ہیں۔

☆ ﴿شدت﴾ : لغوی معنی: سختی، قوت۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''شدیدہ'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی قوت اور سختی کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ آواز بند ہو جاتی ہے۔ جیسے: ﴿أَحَدْ﴾ کی دال۔ یہ آٹھ حروف ہیں، جن کا مجموعہ (أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ) ہے۔

☆ ﴿رخوت﴾ : لغوی معنی: نرمی۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ''رخوہ'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو اداء کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی نرمی سے ٹھہرتی ہے کہ آواز جاری رہتی ہے۔ جیسے ﴿بِسْمِ اللّٰہِ﴾ کی سین۔ یہ سولہ حروف ہیں، جو کہ آٹھ (۸) شدیدہ اور پانچ (۵) متوسطہ کے علاوہ ہیں۔

☆ ﴿توسط﴾: لغوی معنی: درمیانی حالت۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کو"متوسطہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز میں نہ تو (شدیدہ) کی طرح سختی ہوتی ہے اور نہ ہی (رخوہ) کی طرح نرمی ہوتی ہے۔ بلکہ درمیانی حالت ہوتی ہے- جیسے: ﴿الْفَجْرِ﴾ کی راء- یہ پانچ حروف ہیں، جن کا مجموعہ (لِنْ عُمَرْ) ہے۔

☆ ﴿استعلاء﴾: لغوی معنی: بلند ہونا- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو"مستعلیہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب اٹھتی ہے، جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں- جیسے: ﴿قُلْ﴾ کا ق- یہ سات حروف ہیں، جن کا مجموعہ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) ہے۔

☆ ﴿استفال﴾: لغوی معنی: نیچے رہنا- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مستفلہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف نہیں اٹھتی، جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں- جیسے: ﴿كَذٰلِكَ﴾ کا ذال۔ حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس (۲۲) حروف مستفلہ ہیں۔

☆ ﴿اطباق﴾: لغوی معنی: ڈھانپنا- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو"مطبقہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو کو ڈھانپ لیتا ہے، جس کی وجہ سے یہ حروف خوب موٹے پڑھے جاتے ہیں- جیسے: ﴿الصِّرَاطَ﴾ کا ص- یہ چار حروف ہیں، جن کا مجموعہ (صَطْ ، ضَظْ) ہے۔

☆ ﴿انفتاح﴾: لغوی معنی: کھلا رہنا، جدا رہنا- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "منفتحہ" کہتے ہیں- ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے- جیسے: ﴿الْبُيُوْتُ﴾ کی ت۔ مطبقہ حروف کے علاوہ باقی پچیس (۲۵) حروف منفتحہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆ ﴿ازلاق﴾: لغوی معنی: پھسلنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو 'مزلقه' کہتے ہیں۔ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کنارہ سے، بہت سہولت سے پھسل کر ادا ہوتے ہے۔ جیسے: ﴿عَلَيْهِمْ﴾ کی میم۔ حروف مزلقہ چھ ہیں، جن کا مجموعہ "فَرَّمِنْ لُبِّ" ہے۔

☆ ﴿اصمات﴾: لغوی معنی: رکنا، خاموش رہنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "مصمته" کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ سے ادا ہوتے ہیں۔ جیسے ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کا ضاد۔ مزلقہ چھ حروف کے علاوہ باقی تئیس (۲۳) "حروف مصمته" ہیں۔

﴿صفات لازمه غير متضاده﴾

☆ ﴿صفير﴾: لغوی معنی: سیٹی کی طرح تیز آواز۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "صفيريه" کہتے ہیں، اور وہ (ص ز س) ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے تیز مثل سیٹی کے ادا ہوتے ہیں۔ جیسے: ﴿النَّاسْ﴾ کی سین۔

☆ ﴿قلقله﴾: لغوی معنی: جنبش دینا، حرکت دنیا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "قلقله" کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش اور حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے: ﴿قَدْ﴾ کی دال۔ یہ پانچ حروف ہیں، جن کا مجموعہ (قُطْبُ جَدٍّ) ہے۔

<u>قلقلہ کے پانچ مراتب ہیں:</u>

۱۔ مشدد حرف پر وقف کیا جائے۔ جیسے: ﴿بِالْحَقّ﴾

۲۔ ساکن حرف پر وقف کیا جائے۔ جیسے: ﴿السُّجُوْدْ﴾

۳۔ مشدد حرف پر وقف نہ کیا جائے۔ جیسے: ﴿مِنْ رَّبِّكَ﴾

۴۔ ساکن حرف پر وقف نہ کیا جائے۔ جیسے: ﴿فَوَسَطْنَ﴾

۵۔ متحرک حرف جیسے: ﴿قَالَ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆﴿لین﴾: لغوی معنی: نرم ہونا، آسان ہونا- اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو "لینیَّہ" کہتے ہیں- یہ حروف اپنے مخرج سے ایسی نرمی اور آسانی سے ادا ہوتے ہیں، کہ اگر ان پر کوئی مد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے- جیسے ﴿خَوْف ، قُرَيْش﴾ یہ دو حروف ہیں: (و ی) جب کہ ساکن ماقبل مفتوح ہوں۔

☆﴿انحراف﴾: لغوی معنی: پھرنا، لوٹنا- اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو "منحرفہ" کہتے ہیں، اور وہ (ل ر) ہیں- جن کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ ایک دوسرے کے مخرج کی طرف لوٹ جاتا ہے- جیسے ﴿اَلْاَرْض﴾ کی لام، راء۔

☆﴿تکریر﴾: لغوی معنی: بار بار ہونا- اور جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو حرف "مکرَّرہ" کہتے ہیں، اور وہ (ر) ہے۔ جس کو ادا کرتے وقت آواز میں کپکپی پائی جاتی ہے جس سے تکرار سا محسوس ہوتا ہے- جیسے ﴿الرَّحْمٰن﴾ کی راء۔

تکرار کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حقیقی تکرار (۲) مشابہ تکرار

﴿نوٹ﴾: حقیقی تکرار سے بچنا- اور مشابہ تکرار کو اختیار کرنا چاہیے۔

<u>صفت تکریر کی ادائیگی کا طریقہ</u>: راء کی ادئیگی کے وقت پشت زبان کو اوپر تالو سے مضبوطی کے ساتھ لگائیں تا کہ لرزہ پیدا نہ ہو، اگر چہ راء مشدد ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ لرزہ (کپکپی) پیدا ہونے سے حقیقی تکرار لازم آئے گا، جو کہ صحیح نہیں۔ جیسے ﴿الرَّحْمٰنِ ، الرَّحِيْمِ﴾

☆﴿تفشی﴾: لغوی معنی: پھیلنا- اور جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اس کو "متفشِی" کہتے ہیں، اور وہ (ش) ہے۔ جس کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں پھیل جاتی ہے- جیسے: ﴿قُرَيْش﴾ کی ش۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆ ﴿استطالت﴾: لغوی معنی: لمبا کرنا، دراز کرنا- اور جس حروف میں یہ صفت پائی جائے اس کو "مستطیل" کہتے ہیں، اور وہ (ض) ہے۔ جس کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز دراز رہتی ہے- جیسے: ﴿الضَّآلِّیْنَ﴾ کی ض۔

☆ ﴿غُنـہ﴾ : لغوی معنی: گُنگناہٹ- اور اصطلاحی معنی: وہ ایک ایسی آواز ہے جو نون اور میم کو ادا کرتے وقت ناک کی جڑ میں پائی جاتی ہے۔

حروف غنہ: دو ہیں (م ن)

غنہ کی دو قسمیں ہیں: اصلی، فرعی

غنہ اصلی: غنہ اصلی کو (غنہ آنی) اور (غنہ ذاتی) بھی کہتے ہیں۔ جو کہ غنہ نون و میم متحرکہ اور مظہرہ میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ غنہ بغیر قصد کے کیا جاتا ہے۔

غنہ فرعی: غنہ فرعی کو غنہ زمانی بھی کہتے ہیں۔ جو قصد کے ساتھ کیا جاتا ہے- اور یہ غنہ نون و میم مشدد، اور نون و میم بحالت اخفاء، اور مدغم بادغام ناقص میں پایا جاتا ہے۔

غنہ کے مراتب بالترتیب:

۱۔ جب نون اور میم مشدد ہوں۔ جیسے : ﴿ إِنَّمَا ، عَمَّا ﴾

۲۔ جب نون اور میم مدغم ہوں۔ جیسے : ﴿ عَلَيْكُم مُّرْسَلُوْنَ ، مَنْ يَّقُوْلُ ﴾

۳۔ جب نون اور میم مخفی ہوں۔ جیسے : ﴿ أَنْفُسَكُمْ ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴾

۴۔ جب نون اور میم مظہرہ ہوں۔ جیسے : ﴿ مَنْ اٰمَنَ ، أَنْعَمْتَ ﴾

۵۔ جب نون اور میم متحرکہ ہوں۔ جیسے : ﴿ نَسْتَعِيْنُ ، مَالِكِ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حرفوں کی صفات نکالنے کا طریقہ

کسی حرف کی صفات معلوم کرنی ہو، تو سب سے پہلے (صفت همس) میں دیکھنا شروع کریں گے۔ اگر وہ حرف (حروف مهموسه) میں پایا جائے تو ٹھیک، ورنہ (همس) کی ضد (جهر) میں پایا جائے گا۔ اسی طرح تمام صفات میں آخر تک قیاس کر لیں۔

نوٹ: ہر حرف میں کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات صفات پائی جائیں گی۔

تمام حروف کی صفات لازمہ کا نقشہ

نمبر شمار	حروف	موجودہ صفات
۱	الف	جهر - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
۲	ب	جهر - شدت - استفال - انفتاح - ازلاق - قلقله
۳	ت	همس - شدت - استفال - انفتاح - اصمات
٤	ث	همس - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
٥	ج	جهر - شدت - استفال - انفتاح - اصمات - قلقله
٦	ح	همس - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
۷	خ	همس - رخوت - استعلاء - انفتاح - اصمات
۸	د	جهر - شدت - استفال - انفتاح - اصمات - قلقله
۹	ذ	جهر - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
۱۰	ر	جهر - توسط - استفال - انفتاح - ازلاق - انحراف - تکریر
۱۱	ز	جهر - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات - صفیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۲	س	ھمس-رخوت-استفال-انفتاح-اصمات-صفیر
۱۳	ش	ھمس-رخوت-استفال-انفتاح-اصمات-تفشی
۱٤	ص	ھمس-رخوت-استعلاء-اطباق-اصمات-صفیر
۱٥	ض	جھر-رخوت-استعلاء-اطباق-اصمات-استطالت
۱٦	ط	جھر-شدت-استعلاء-اطباق-اصمات-قلقلہ
۱۷	ظ	جھر-رخوت-استعلاء-اطباق-اصمات
۱۸	ع	جھر-توسط-استفال-انفتاح-اصمات
۱۹	غ	جھر-رخوت-استعلاء-انفتاح-اصمات
۲۰	ف	ھمس-رخوت-استفال-انفتاح-ازلاق
۲۱	ق	جھر-شدت-استعلاء-انفتاح-اصمات-قلقلہ
۲۲	ك	ھمس-شدت-استفال-انفتاح-اصمات
۲۳	ل	جھر-توسط-استفال-انفتاح-ازلاق-انحراف
۲٤	م	جھر-توسط-استفال-انفتاح-ازلاق-غنہ
۲٥	ن	جھر-توسط-استفال-انفتاح-ازلاق-غنہ
۲٦	و	جھر-رخوت-استفال-انفتاح-اصمات-لین
۲۷	ھ	ھمس-رخوت-استفال-انفتاح-اصمات
۲۸	ء	جھر-شدت-استفال-انفتاح-اصمات
۲۹	ی	جھر-رخوت-استفال-انفتاح-اصمات-لین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قوت اور ضعف کے اعتبار سے صفات کی اقسام

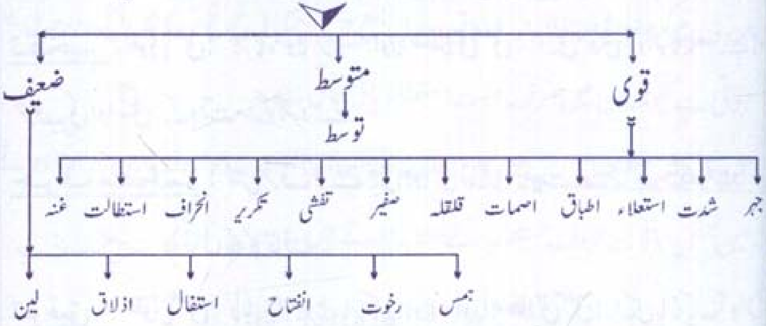

قوت اور ضعف کے اعتبار سے حروف کی اقسام

۱۔ **اقویٰ :** وہ حروف جن میں تمام صفات قویہ ہوں یا صرف ایک ضعیفہ ہو۔ اور وہ چار حروف ہیں: **(ط ض ظ ق)**

۲۔ **قوی :** وہ حروف جن میں صفات قویہ زیادہ ہوں اور صفات ضعیفہ کم ہوں۔ اور وہ پانچ حروف ہیں: **(ج د ص غ ء)**

۳۔ **متوسط:** وہ حروف جن میں صفات قویہ اور ضعیفہ برابر ہوں۔ اور وہ چار حروف ہیں: **(ب ر ز ع)**

٤۔ **ضعیف:** وہ حروف جن میں صفات ضعیفہ زیادہ ہوں اور صفات قویہ کم ہوں۔ اور وہ بارہ حروف ہیں: **(ا ت خ ذ ک س ش ل و ی ن م)**

٥۔ **اضعف:** وہ حروف جن میں تمام صفات ضعیفہ ہوں یا صرف ایک قویہ ہو۔ اور وہ چار حروف ہیں: **(ث ح ھ ف)**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿حروف کی تفخیم وترقیق کے قواعد﴾

تفخیم :لغوی معنی: بھرنا، موٹا کرنا- اور اصطلاحی معنی: ایسی موٹی آواز کا نام ہے جو حرف کی ادائیگی کے وقت منہ کو بھر دے۔

حرف مفخم: اس حرف کو کہتے ہیں جو اس خاص کیفیت کے ساتھ منہ بھر کر ادا کیا جائے۔ جیسے: ﴿قَالَ﴾ کا قاف

ترقیق : لغوی معنی: دبلا پتلا ہونا، باریک ہونا- اور اصطلاحی معنی: ایسی باریک آواز کا نام ہے جو حرف کی ادائیگی کے وقت منہ کو نہ بھرے۔

حرف مرقق : اس حرف کو کہتے ہیں جو حرف اس خاص کیفیت کے ساتھ باریک ادا کیا جائے۔ جیسے: ﴿مَالِكِ﴾ کا میم

نوٹ: حروف مستعلیہ میں تفخیم مستقل اور ہمیشہ ہوتی ہے خواہ متحرک ہوں یا ساکن- لیکن ان کی حرکت یا ماقبل کی حرکت کے اعتبار سے تفخیم میں فرق آجاتا ہے۔

﴿حروف مستعلیہ متحرکہ میں تفخیم کے مراتب﴾

١	٢	٣	٤
مفتوح کے بعد الف ہو	مفتوح کے بعد الف نہ ہو	مضموم	مکسور
قَالَتَآ أَتَيْنَا طَآئِعِينَ	غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ	خِتٰمُهٗ مِسْكٌ

﴿حروف مستعلیہ ساکنہ میں تفخیم کے مراتب﴾

١	٢	٣
ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مضموم	ساکن ماقبل مکسور
حَصْحَصَ الْحَقُّ	مُصْبِحِيْنَ	بِضْعَ سِنِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿فائدہ﴾: (ص ض ط ظ) میں دو درجہ کی تفخیم پائی جاتی ہے۔ جسکی وجہ یہ ہے: کہ ان حروف میں صفت استعلاء اور اطباق دونوں جمع ہیں۔ جبکہ (غ خ ق) میں ایک درجہ کی تفخیم ہوتی ہے کیونکہ ان میں صرف صفت استعلاء پائی جاتی ہے۔

<u>حروف شبہ مستعلیہ</u>: یہ تین ہیں (الف، لام، راء) -اور یہ وہ حروف ہیں جو موٹا ہونے میں بعض اوقات حروف مستعلیہ کے مشابہ ہوتے ہیں۔

﴿حروف شبہ مستعلیہ﴾

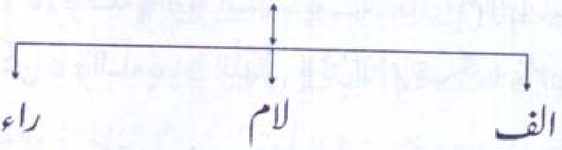

﴿الف کی تفخیم وترقیق﴾

﴿الف﴾: الف اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے۔ اگر ماقبل حرف موٹا ہو، تو الف بھی موٹا پڑھا جائے گا۔ اور اگر ماقبل حرف باریک ہو، تو الف بھی باریک پڑھا جائے گا۔

<u>موٹے الف کی مثال</u>: ﴿ قَالَ ، طَابَ ، طَالَ ، خَابَ ﴾

<u>باریک الف کی مثال</u>: ﴿ مَالِكِ ،تَابَ ، كِتَابَ ﴾

﴿تنبیہ﴾: الف مفخمہ کو اتنا موٹا نہ کیا جائے کہ واؤ پیداء ہو جائے۔ ایسے ہی الف مرققہ کو اتنا باریک نہ کیا جائے کہ اس میں امالہ (جھکاؤ) پیدا ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ لام کی تفخیم وترقیق ﴾

تفخیم : لفظ ﴿اللّٰہ﴾ یا ﴿اللّٰھُمَّ﴾ سے پہلے زبر یا پیش ہو، تو ان کو موٹا پڑھا جائیگا
۔ جیسے: ﴿ اِنَّ اللّٰہَ ، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ، اَللّٰہُ رَبُّنَا ، قَدَرُ اللّٰہَ ، رَفَعَہُ اللّٰہُ ، وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ ﴾

ترقیق: لفظ ﴿اللّٰہ﴾ یا ﴿اللّٰھُمَّ﴾ سے پہلے زیر ہو، تو ان کو باریک پڑھا جائیگا۔ جیسے : ﴿ بِسْمِ اللّٰہِ ، یَفْتَحِ اللّٰہُ ، قُلِ اللّٰھُمَّ ﴾

﴿نوٹ﴾ : لفظ ﴿اللّٰہ﴾ اور ﴿اللّٰھُمَّ﴾ کے علاوہ باقی تمام لام باریک پڑھے جائیں گے۔لیکن لفظ ﴿اللّٰہ﴾ یا ﴿اللّٰھُمَّ﴾ میں لام تعریف کو بھی ادغام کی وجہ سے موٹا پڑھا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

راء کے احکام

راء کے احکام

تفخیم	ترقیق	مختلف فیہ

تفخیم: مندرجہ ذیل بارہ حالتوں میں راء موٹی (پُر) ہوگی۔

۱۔ راء پر زبر ہو۔ جیسے: ﴿ يَرَوْنَهَا ، نَصَرَكُمْ ﴾

۲۔ راء پر پیش ہو۔ جیسے: ﴿ خَيْرُكُمْ ، رُبَمَا ﴾

۳۔ راء مشدد پر زبر ہو۔ جیسے: ﴿ الرَّحْمٰنُ ، سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ﴾

۴۔ راء مشدد پر پیش ہو۔ جیسے: ﴿ شَرُّلَهُمْ ، مَرُّوْا بِهِمْ ﴾

۵۔ راء ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے: ﴿ بَرْقٌ ، زَرْعٌ ، مَرْجَانٌ ﴾

۶۔ راء ساکن ماقبل پیش ہو۔ جیسے: ﴿ يُرْزَقُوْنَ ، بُرْهَانٌ ﴾

۷۔ راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو۔ جیسے: ﴿ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ ، اِرْتَبْتُمْ ﴾

۸۔ راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو۔ جیسے: ﴿ أَمِ ارْتَابُوْا ، رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴾

۹۔ راء ساکن ماقبل کسرہ اور مابعد حروف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو۔ جیسے: ﴿ قِرْطَاس ، مِرْصَاد ، اِرْصَاد ، فِرْقَة ﴾

۱۰۔ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے: ﴿ الْأَبْصَارْ ، وَالْفَجْرْ ﴾

۱۱۔ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل پیش ہو۔ جیسے: ﴿ النَّاقُوْرْ ، الْعُسْرْ ﴾

۱۲۔ راء مرامہ مضمومہ: یعنی پیش والی راء پر جب روم کے ساتھ وقف کیا جائے۔ جیسے: ﴿ قَدِيْرٌ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ترقیق﴾ : <u>مندرجہ ذیل سات حالتوں میں راء باریک ہوگی۔</u>

۱۔ راء کے نیچے زیر ہو۔ جیسے : ﴿ لِتُشْرِكَ ، رِجَالٌ ﴾

۲۔ راء مشدد کے نیچے زیر ہو۔ جیسے : ﴿ مِنَ الرِّيْحِ ، الرِّجَالُ ﴾

۳۔ راء ساکن ماقبل زیر ہو۔ جیسے : ﴿ أَنْذِرْ ، فِرْعَوْنَ ﴾

﴿نوٹ﴾ : اس راء کے باریک ہونے کی تین شرائط ہیں:۔

(۱) کسرہ اصلی ہو۔ (۲) کسرہ اسی کلمہ میں ہو۔(۳) راء کے بعد حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو۔

ان شرائط میں سے اگر کوئی شرط بھی ٹوٹ جائے تو راء موٹی پڑھی جائے گی۔

۴۔ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل کسرہ ہو۔ جیسے :﴿ بِهِ السِّحْرُ ﴾

۵۔ راء ساکن ماقبل یاء ساکن ہو۔ جیسے : ﴿ الْخَبِيْرْ ، الْخَيْرْ ﴾

۶۔ راء ممالہ یعنی وہ راء جس پر امالہ کیا جائے۔ جیسے : ﴿ مَجْرٖهَا ﴾

۷۔ راء مرامہ مکسورہ: (زیر والی راء) پر جب روم کیساتھ وقف کیا جائے۔ جیسے: ﴿ وَالْفَجْرِ ﴾

﴿مختلف فیہ﴾: <u>راء مختلف فیہ کے آٹھ کلمات ہیں۔</u>

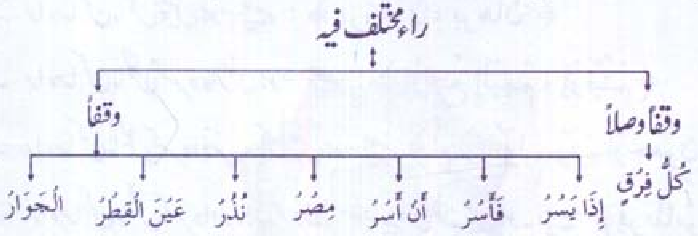

<u>**راء مفخم اور مرقق کی صحیح ادائیگی کا طریقہ:**</u>

راء کی تفخیم کے وقت پشت زبان کا تعلق قوی ہوگا اور طرف لسان کا تعلق ضعیف ہوگا۔ جبکہ ترقیق کے وقت طرف لسان کا تعلق قوی ہوگا اور پشت زبان کا تعلق ضعیف ہوگا۔

امالہ کا لغوی معنی : مائل کرنا، جھکانا۔ اور اصطلاحی معنی: الف کو یاء کی طرف اور زبر کو زیر کی طرف مائل کرنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿میم کے اجمالی احکام﴾

(۱) متحرک: اسے عدم غنہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ جیسے : ﴿مَالِكِ﴾

(۲) مشدد: اس میں غنہ ضروری ہے۔ جیسے : ﴿عَمَّ﴾

(۳) ساکن: اس کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) غنہ (۲) عدم غنہ

﴿غنہ﴾: میم ساکن کے بعد جب میم یا باء آجائے، تو غنہ ہوگا۔ جیسے: ﴿إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ﴾

﴿عدم غنہ﴾ : جب میم ساکن کے بعد میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے، تو غنہ نہیں ہوگا۔ جیسے : ﴿أَنْعَمْتَ﴾

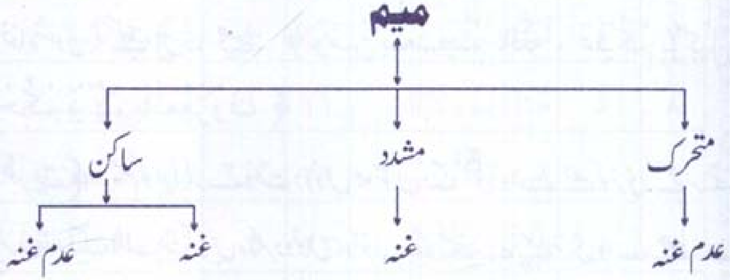

﴿میم ساکن کے تفصیلی احکام﴾

میم ساکن کے تین احکام ہیں: (۱) ادغام (۲) اخفاء (۳) اظہار

الادغام :

ادغام کا لغوی معنی: داخل کرنا ، ملانا۔ اور اصطلاحی معنی: مدغم کو مدغم فیہ میں اسطرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿قاعدہ﴾ : میم ساکن کے بعد اگر میم آجائے تو ادغام ہوگا۔ اور اس ادغام کو (ادغام مثلین صغیر) کہتے ہیں۔ جیسے: ﴿إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ، أَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ ، فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾

﴿طریقہ﴾: پہلی میم کو دوسری میم کے ساتھ ملا کر ایک الف کے برابر غنہ کرنا۔

الإخفاء:

اخفاء کا لغوی معنی: چھپانا۔ اور اصطلاحی معنی: میم کی آواز کو ناک میں چھپا کر اظہار وادغام کی درمیانی کیفیت کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾ : میم ساکن کے بعد اگر باء آجائے تو اخفاء ہوگا۔ اور اس اخفاء کو (اخفاء شفوی) کہتے ہیں۔ جیسے: ﴿وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

﴿طریقہ﴾: میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے کو نرمی کے ساتھ ملا کر، بقدر ایک الف غنہ کریں، پھر دونوں ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے تری والے حصے سے، باء کو سختی کے ساتھ ادا کریں۔

الاظہار:

اظہار کا لغوی معنی: ظاہر کرنا۔ اور اصطلاحی معنی: میم کو اس کے مخرج سے بغیر غنہ کے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾ : میم ساکن کے بعد اگر میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا۔ اور اس اظہار کو (اظہار شفوی) کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿اظہار شفوی کی مثالیں﴾

	حروف	مثالیں		حروف	مثالیں
١	ء	جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً	١٤	ض	يُضِلَّهُمْ ضَلٰلًا
٢	ت	كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ	١٥	ط	أَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ
٣	ث	فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ	١٦	ظ	وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ
٤	ج	لَهُمْ جَنّٰتٌ	١٧	ع	فَلَهُمْ عَذَابٌ
٥	ح	فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ	١٨	غ	عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
٦	خ	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ	١٩	ف	وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
٧	د	لَكُمْ دِيْنُكُمْ	٢٠	ق	ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ
٨	ذ	جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰهُمْ	٢١	ك	وَمَزَّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ
٩	ر	بَعَثَ فِيْكُمْ رَسُوْلًا	٢٢	ل	لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ
١٠	ز	فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ	٢٣	ن	عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ
١١	س	وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ	٢٤	و	عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
١٢	ش	عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا	٢٥	ھ	لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ
١٣	ص	إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ	٢٦	ی	وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

﴿اظہار شفوی کا طریقہ﴾: میم کو دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے کو ملا کر، بغیر غنہ کے ادا کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿نون کے اجمالی احکام﴾

(۱) متحرک: اس میں غنہ نہیں ہوگا۔ جیسے : ﴿كَانَ﴾

(۲) مشدد: اس میں غنہ ضروری ہے۔ جیسے : ﴿إِنَّ﴾

(۳) ساکن وتنوین: اس کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) غنہ (۲) عدم غنہ

﴿غنہ﴾: جب نون ساکن وتنوین کے بعد "حروف حلقی" اور "لام ، راء" کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے، تو غنہ ہوگا۔ جیسے : ﴿أَنْفُسَكُمْ ، مَنْ يَّقُوْلُ﴾

﴿عدم غنہ﴾ : جب نون ساکن وتنوین کے بعد "حروف حلقی" اور "لام ، راء" میں سے کوئی حرف آجائے، تو غنہ نہیں ہوگا۔ جیسے : ﴿مِنْهُمْ ، مِنْ رَّبِّهٖ ، مِنْ لَّدُنْهُ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نون ساکن وتنوین کے تفصیلی احکام

نون ساکن: جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔ **نون تنوین:** وہ نون ساکن زائد جو کلمہ کے آخر میں واقع ہو۔

نون ساکن اور تنوین میں فرق

۱۔ نون ساکن لکھا ہوتا ہے۔ جبکہ نون تنوین لکھا نہیں ہوتا۔

۲۔ نون ساکن اسم، فعل، حرف میں آتا ہے۔ جبکہ نون تنوین صرف اسم میں آتا ہے۔

۳۔ نون ساکن کلمہ کے آخر اور درمیان میں آتا ہے۔ جبکہ نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔

۴۔ نون ساکن وقفاً وصلاً پڑھا جاتا ہے۔ جبکہ نون تنوین صرف وصلاً پڑھا جاتا ہے۔

نقشہ

احکام نون ساکن وتنوین

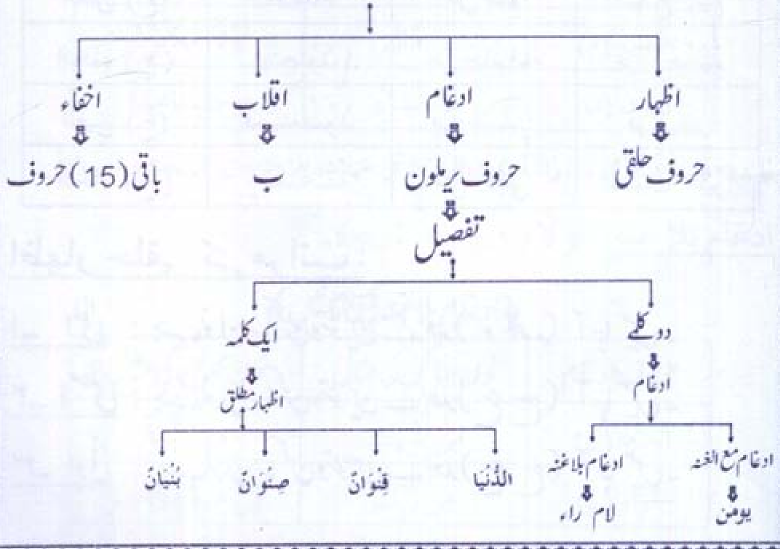

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الاظہار:

اظہار کا لغوی معنی: ظاہر کرنا- اور اصطلاحی معنی: نون کو اس کے مخرج سے بغیر غنہ کے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے، تو اظہار ہوگا۔ اور اس اظہار کو (اظہار حلقی) کہتے ہیں۔

اور حروف حلقی یہ ہیں: (ء ھ ع ح غ خ)

﴿اظہار حلقی کی مثالیں﴾

حروف حلقی	ایک کلمہ کی مثال	دو کلموں کی مثال	تنوین کی مثال
الهمزة (ء)	وَيَنْئَوْنَ	مَنْ أَعْطٰى	كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ
الهاء (ها)	وَيَنْهَوْنَ	مَنْ هَاجَرَ	فَرِيْقًا هَدٰى
العين (ع)	الْأَنْعَامَ	مِنْ عِلْمٍ	سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
الحاء (ح)	يَنْحِتُوْنَ	مَنْ حَادَّ اللّٰهَ	عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
الغين (غ)	فَسَيُنْغِضُوْنَ	مِنْ غِسْلِيْنٍ	قَوْلًا غَيْرَ
الخاء (خ)	وَالْمُنْخَنِقَةُ	مَنْ خَشِيَ	لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ

اظہار حلقی کے مراتب:

۱۔ اعلیٰ : جب نون ساکن و تنوین کے بعد (ء ھ) آجائیں۔

۲۔ وسطیٰ : جب نون ساکن و تنوین کے بعد (ع ح) آجائیں۔

۳۔ ادنیٰ : جب نون ساکن و تنوین کے بعد (غ خ) آجائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الادغـــام :

ادغام کالغوی معنی: ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔ اور اصطلاحی معنی: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

﴿قاعدہ﴾: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف (یَـرْمَلُونَ) میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوگا۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں: (۱) ادغام مع الغنہ (۲) ادغام بلا غنہ

ادغام مع الغنه : ﴿ یُوْمِنْ ﴾ کے چار حروف (ی و م ن) میں ہوگا۔

﴿ادغام مع الغنہ کی مثالیں﴾

حروف ادغام	نون ساکن کی مثال	نون تنوین کی مثال
الیاء (ی)	مَنْ يُّؤْمِنُ	بَرْقٌ يَّجْعَلُوْنَ
الواو (و)	مِنْ وَّالٍ	وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ
المیم (م)	مِنْ مَّالٍ	لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ
النون (ن)	مَنْ نَّشَآءُ	يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ

فائدہ: ﴿يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ ، نٓ وَالْقَلَمِ﴾ میں بطریق شاطبی: اظہار۔ اور بطریق جزری: اظہار وادغام دونوں جائز ہیں۔

ادغام بلا غنه : ﴿ لام ، راء ﴾ میں ہوگا۔

﴿ادغام بلا غنہ کی مثالیں﴾

حروف ادغام	نون ساکن کی مثال	نون تنوین کی مثال
اللام (ل)	مِنْ لَّدُنْكَ	مَالًا لُّبَدًا
الراء (ر)	مِنْ رَّبِّكَ	فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نون ساکن کے ادغام کی شرط:

نون ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور حروف (یـ ـو ـمـ ـنْ) میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہوں تو ادغام ہوگا۔لیکن اگر دونوں ایک ہی کلمہ میں آجائیں تو ﴿اظہار مطلق﴾ ہوگا-اس کی قرآن مجید میں صرف چار مثالیں ہیں۔اور وہ یہ ہیں:

﴿الدُّنْيَا ، قِنْوَانٌ ، صِنْوَانٌ ، بُنْيَانٌ﴾

الاقــلاب:

اقلاب کا لغوی معنی: بدلنا - اور اصطلاحی معنی: نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل کر غنہ اور اخفاء کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد "ب" آجائے تو وہاں اقلاب ہوگا۔

﴿اقلاب کی مثالیں﴾

حرف اقلاب	ایک کلمہ کی مثال	دوکلموں کی مثال	تنوین کی مثال
الباء (ب)	أَنۢبِئُونِي	أَنۢ بُورِكَ	سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ

الاخفــاء:

اخفاء کا لغوی معنی: چھپانا - اور اصطلاحی معنی: نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر اظہار وادغام کی درمیانی کیفیت کے ساتھ ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾: نون ساکن اور تنوین کے بعد (حروف حلقی)، (حروف یرملون) اور (ب اور الف) کے علاوہ باقی (۱۵) حروف میں سے کوئی اور حرف آجائے، تو اخفاء ہوگا۔اور اس اخفاء کو (اخفاء حقیقی) کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اخفاء حقیقی کی مثالیں

نون تنوین	دو کلمے	ایک کلمہ	حروف اخفاء
بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ	مِنْ صَلْصَالٍ	فَانْصُرْ نَا	الصاد (ص)
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ	مِنْ ذِكْرٍ	مُنْذِرٌ	الذال (ذ)
مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِيْنٍ	فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ	مَنْثُوْرًا	الثاء (ث)
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ	فَمَنْ كَانَ	يَنْكُثُوْنَ	الكاف (ك)
فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ	مِنْ جَنَّةٍ	أَنْجَيْنٰكُمْ	الجيم (ج)
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا	إِنْ شَاءَ اللّٰهُ	أَنْشَرَهٗ	الشين (ش)
كُتُبٌ قَيِّمَةٌ	فَإِنْ قٰتَلُوْكُمْ	يَنْقَلِبُوْنَ	القاف (ق)
قَوْلًا سَدِيْدًا	مِنْ سُلٰلَةٍ	فَلَا تَنْسٰى	السين (س)
قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ	وَمَنْ دَخَلَهٗ	أَنْدَادًا	الدال (د)
شَرَابًا طَهُوْرًا	مِنْ طَيِّبٰتِ	يَنْطِقُوْنَ	الطاء (ط)
صَعِيْدًا زَلَقًا	مَنْ زَكّٰهَا	أَنْزَلْنٰهُ	الزاء (ز)
شَيْئًا فَرِيًّا	مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	أَنْفُسَكُمْ	الفاء (ف)
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ	وَإِنْ تُبْتُمْ	أَنْتُمْ	التاء (ت)
قَوْمًا ضَآلِّيْنَ	مِنْ ضَرِيْعٍ	مَنْضُوْدٍ	الضاد (ض)
ظِلًّا ظَلِيْلًا	مِنْ ظَهِيْرٍ	فَانْظُرُوْا	الظاء (ظ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اخفاء کا طریقہ: نون ساکن اور تنوین کو ادا کرتے وقت زبان کے کنارہ کو دانتوں (ثنایا، رباعی، انیاب) کے مسوڑھوں کے ساتھ نرمی سے لگائیں اور آواز کو خیشوم میں چھپا کر بغیر تشدید کے اسطرح ادا کریں کہ نہ ادغام ہو نہ اظہار، بلکہ ان کی درمیانی حالت ہو۔ اس کو اخفائے حقیقی، خیشومی اور تام کہتے ہیں۔

اخفاء کے مراتب

اعلیٰ	ادنیٰ	وسطیٰ
نون ساکن وتنوین کے بعد (ط د ت) آجائیں	نون ساکن وتنوین کے بعد (ق ك) آجائیں۔	نون ساکن وتنوین کے بعد باقی حروف اخفاء آجائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ادغام کا بیان﴾

لغوی معنی: داخل کرنا، ملانا۔ اور **اصطلاحی معنی:** مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں: (۱) ادغام کبیر (۲) ادغام صغیر

ادغام کبیر کی تعریف: مدغم متحرک ہو، اس کو ساکن کر کے مدغم فیہ میں داخل کیا جائے۔

روایت حفص میں ادغام کبیر کے صرف پانچ کلمات ہیں:

۱۔ ﴿نِعِمَّا﴾ اصل میں (نِعِمَ مَا) ۲۔ ﴿مَکَّنِّیْ﴾ اصل میں (مَکَّنَنِیْ)

۳۔ ﴿لَا تَأْمَنَّا﴾ اصل میں (لَا تَأْمَنُنَا) ٤۔ ﴿تَأْمُرُوْنِّیْ﴾ اصل میں (تَأْمُرُوْنَنِیْ)

۵۔ ﴿اَتُحَاجُّوْنِّیْ﴾ اصل میں (اَتُحَاجُّوْنَنِیْ)

﴿نوٹ﴾: ﴿لَا تَأْمَنَّا﴾ میں دو وجہیں جائز ہیں: (۱) ادغام مع الاشمام (۲) اظہار مع الروم

ادغام صغیر کی تعریف: مدغم پہلے سے ساکن ہو، اس کو مدغم فیہ میں داخل کیا جائے۔

جیسے : ﴿قَدْ دَّخَلُوْا﴾

﴿کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی اقسام﴾

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تام (۲) ناقص

تام کی تعریف: مدغم کو مدغم فیہ میں اسطرح داخل کریں کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔

جیسے : ﴿مِنْ رَّبِّہٖ ، قُلْ رَّبِّ﴾

ناقص کی تعریف: مدغم کو مدغم فیہ میں اسطرح داخل کریں کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہے۔

جیسے : ﴿مَنْ یَّقُوْلُ ، مِنْ وَّالٍ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سبب ادغام یا مدغم ومدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) مثلین (۲) متجانسین (۳) متقاربین

(۱) مثلین: مدغم اور مدغم فیہ جب دونوں مخرج وصفات میں متحد ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا۔ جیسے: ﴿قَـدْ دَّخَلُوْا﴾ ۔ مثلین میں صرف ادغام تام ہوتا ہے۔

مثلین کے مدغم فیہ حروف: مثلین کا چودہ حروف میں ادغام ہوتا ہے۔

جن کا مجموعہ: (فَعِ وَكَلِّمْ تَهْدِ بِنَذِيْرٍ) ہے۔

﴿ادغام صغیر مثلین کی مثالیں﴾

الرقم	حروف	مثالیں
١	الفاء (ف)	فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ
٢	العين (ع)	تَسْتَطِع عَّلَيه
٣	الواؤ (و)	ثُمَّ اتَّقَوْا وَّأَحْسَنُوْا
٤	الكاف (ك)	يُدْرِكْكُّمُ الْمُوْتُ
٥	اللام (ل)	قُلْ لَّكُمْ
٦	الميم (م)	فِي قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
٧	التاء (ت)	فَمَارَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ
٨	الهاء (هـ)	يُكْرِههُّنَّ
٩	الدال (د)	قَدْ دَّخَلُوْا
١٠	الباء (ب)	وَالْكِتٰبْ بَّيْنَكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۱	النون (ن)	لَن نَّدْعُوَا
۱۲	الذال (ذ)	إِذْ ذَّهَبَ
۱۳	الیاء (ی)	يٰبُنَيَّ
۱۴	الراء (ر)	وَاذْكُر رَّبَّكَ

﴿نوٹ﴾ : اس حکم سے حروف مدہ مستثنیٰ ہیں۔ لہذا: ان کا ادغام نہیں ہوگا۔

جیسے: ﴿ قَالُوْا وَمَا لَنَا ، فِيْ يَوْمٍ ﴾

(۲) متجانسین : مدغم اور مدغم فیہ جب مخرج میں متحد ہوں اور صفات میں مختلف ہوں ، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا۔

جیسے : ﴿ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ ﴾

متجانسین کے مدغم فیہ حروف: متجانسین کا سات حروف میں ادغام ہوا ہے، چھ میں تام اور ایک میں ناقص۔

﴿تام کی مثالیں﴾

۱	(ت) کا (ط) میں	جیسے : قَالَتْ طَّآئِفَةٌ
۲	(ت) کا (د) میں	جیسے : اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ
۳	(ذ) کا (ظ) میں	جیسے : إِذْ ظَّلَمُوْا
٤	(ث) کا (ذ) میں	جیسے : يَلْهَثْ ذّٰلِكَ
۵	(د) کا (ت) میں	جیسے : قَدْ تَّبَيَّنَ
٦	(ب) کا (م) میں	جیسے : ارْكَبْ مَّعَنَا

فائدہ : ﴿يَلْهَثْ ذّٰلِكَ، ارْكَبْ مَّعَنَا﴾ میں بطریق شاطبی: ادغام۔ اور بطریق جزری: ادغام واظہار دونوں جائز ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ناقص کی مثالیں﴾

☆	(ط) کا (ت) میں	لَئِنْ بَسَطْتَّ ، اَحَطْتُّ ،مَا فَرَّطْتُّ ، مَافَرَّطْتُّم

﴿نوٹ﴾: اس حکم سے حروف حلقی اور حروف شجریہ مستثنیٰ ہیں۔ لہذا: ان میں ادغام نہیں ہوگا۔ جیسے : ﴿ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ ، أَشْيَاءَ هُمْ ﴾

(۳) متقاربین : مدغم اور مدغم فیہ جب قریب المخرج ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا۔ جیسے : ﴿ مِنْ رَّبِّهٖ ﴾

متقاربین کے مدغم فیہ حروف: متقاربین کا بھی سات حروف میں ادغام ہوا ہے، تین میں تام۔ دو میں ناقص۔ اور دو میں مختلف فیہ ہے۔

﴿تام کی مثالیں﴾

۱	(ن) کا (ر) میں	جیسے : مِنْ رَّبِّهٖ ، مِنْ رَّبِّكُمْ
۲	(ن) کا (ل) میں	جیسے : مِنْ لَّدُنْهُ ، أَنْ لَّا تَعْبُدُوْا
۳	(ل) کا (ر) میں	جیسے : قُلْ رَّبِّ ، قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ

﴿ناقص کی مالثیں﴾

۱	(ن) کا (و) میں	جیسے : مِنْ وَّالٍ ، مَنْ وَّلِیّ
۲	(ن) کا (ی) میں	جیسے : مَنْ يَّقُوْلُ ، مَنْ يَّشَاءُ

مختلف فیہ کی مثالیں

۱	(ق) کا (ک) میں	جیسے : أَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ (تام اولیٰ)
۲	(ن) کا (م) میں	جیسے : مِنْ مَّالٍ ، مِنْ مَّاءٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿نوٹ﴾: اس حکم سے حروف حلقی مستثنیٰ ہیں۔ لہذا: ان میں ادغام نہیں ہوگا۔

جیسے: ﴿ فَسَبِّحْهُ ، لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ﴾

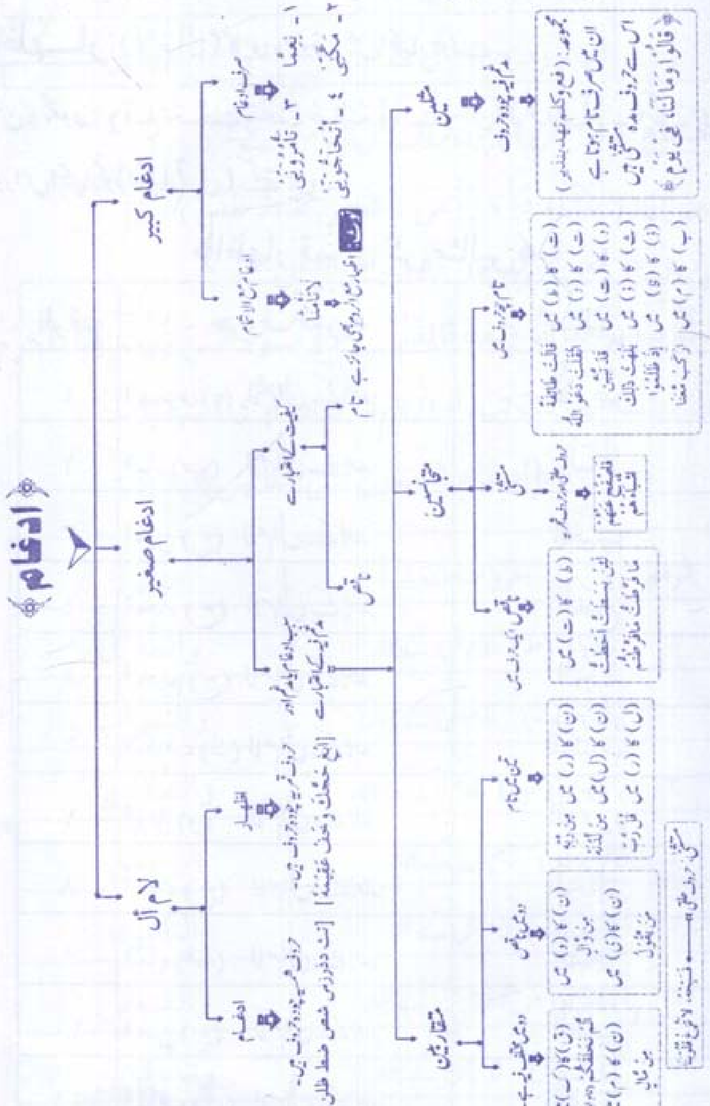

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿لام اَلْ کا بیان﴾

اس کی دوقسمیں ہیں: (۱) اظہار (۲) ادغام

اظہار: (لام اَل) کا چودہ حروف میں اظہار ہوا ہے۔

جن کا مجموعہ: (ابْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ) ہے۔ ان کو (حروف قمریہ) کہتے ہیں۔

اور اس اظہار کو (اظہار قمری) کہتے ہیں۔

﴿اظہار قمری کی مثالیں﴾

الرقم	حروف قمریه	مثالیں
۱	الھمزہ (ء) لام ال کے بعد	اَلْأَرْضُ
۲	الباء (ب) لام ال کے بعد	اَلْبَلَدُ
۳	الغين (غ) لام ال کے بعد	اَلْغَيْبُ
٤	الحاء (ح) لام ال کے بعد	اَلْحَجُّ
٥	الجيم (ج) لام ال کے بعد	اَلْجَنَّةُ
٦	الكاف (ك) لام ال کے بعد	اَلْكِتَابُ
۷	الواؤ (و) لام ال کے بعد	اَلْوَدُوْدُ
۸	الخاء (خ) لام ال کے بعد	اَلْخَالِقُ
۹	الفاء (ف) لام ال کے بعد	اَلْفَجْرُ
۱۰	العين (ع) لام ال کے بعد	اَلْعَلِيْمُ
۱۱	القاف (ق) لام ال کے بعد	اَلْقَدِيْرُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۲	الیاء (ی) لام ال کے بعد	الْیَوْم
۱۳	المیم (م) لام ال کے بعد	الْمَشْرِقُ
۱۴	الھاء (ھ) لام ال کے بعد	الْھُدٰی

ادغام : (لام اَل) کا چودہ حروف میں ادغام ہوا ہے۔

اور وہ یہ ہیں: (تَث، دَذْ، رَزَس ، شَص ضَط ظَلَنَ)۔

اور یہ حروف اس شعر کے شروع والے کلمات میں جمع ہیں:

طِبْ ثُمَّ صِلْ رَحِمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نِعَمْ دَعْ سُوْءَ ظَنٍّ زُرْشَرِیْفًا لِلْکَرَمْ

ان کو (حروف شمسیہ) کہتے ہیں۔ اور اس ادغام کو (ادغام شمسی) کہتے ہیں۔

﴿ادغام شمسی کی مثالیں﴾

الرقم	حروف شمسیه	مثالیں
۱	الطاء (ط) لام ال کے بعد	وَالطَّارِق
۲	الثاء (ث) لام ال کے بعد	وَالثَّمَرَاتِ
۳	الصاد (ص) لام ال کے بعد	وَالصَّابِرِیْنَ
٤	الراء (ر) لام ال کے بعد	الرَّحْمٰنُ
٥	التاء (ت) لام ال کے بعد	التَّائِبُوْنَ
٦	الضاد (ض) لام ال کے بعد	وَالضُّحٰی
٧	الذال (ذ) لام ال کے بعد	وَالذَّاکِرِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۸	النون (ن) لام ال کے بعد	النُّوْرُ
۹	الدال (د) لام ال کے بعد	الدِّيْن
۱۰	السين (س) لام ال کے بعد	وَالسَّمَاءِ
۱۱	الظاء (ظ) لام ال کے بعد	الظُّنُوْنَا
۱۲	الزاء (ز) لام ال کے بعد	الزِّيْنَةُ
۱۳	الشين (ش) لام ال کے بعد	وَالشَّمْسُ
۱٤	اللام (ل) لام ال کے بعد	وَاللَّيْلُ

﴿نوٹ﴾:

حروف قمریہ: قمر کا معنی ہے چاند، جس طرح چاند کی موجودگی میں ستارے موجود رہتے ہیں۔ اسی طرح لام ال کے بعد حروف قمریہ آجائیں تو لام بھی موجود رہتا ہے۔

حروف شمسیہ: شمس کا معنی ہے سورج، جس طرح سورج کی موجودگی میں ستارے غائب ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح لام ال کے بعد حروف شمسیہ آجائیں تو لام بھی مدغم ہو کر غائب ہوجاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿مد کے اجمالی احکام﴾

﴿محل مد﴾

(۱) الف (۲) واؤ (۳) یا (مدہ ہوں یالین)

حروف مدہ:

۱۔ الف ساکن (بے جھٹکے) ماقبل زبر ہو۔ جیسے : ﴿ قَالَ ﴾

۲۔ واؤ : واؤ ساکن ماقبل پیش ہو۔ جیسے : ﴿ قُوْلُوْا ﴾

۳۔ یا : یا ساکن ماقبل زیر ہو۔ جیسے : ﴿ قِيْلَ ﴾

حروف لین:

(۱) واؤلین: واؤ ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے : ﴿ خَوْفٍ ﴾

(۲) یاءلین : یا ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے : ﴿ وَالصَّيْفِ ﴾

﴿سبب مد﴾

(۱) ہمزہ (۲) سکون (۳) تشدید

سبب مد کی مثالیں:

۱۔ ہمزہ جیسے : ﴿ جَآءَ ، قَالُوْا اٰمَنَّا ﴾

۲۔ سکون جیسے : ﴿ آٰلْئٰنَ ، نَسْتَعِيْنُ ﴾

۳۔ تشدید جیسے : ﴿ دَآبَّةٍ ، اَلْحَآقَّةُ ﴾

قاعدہ چھوٹی مد: محل مد کے بعد سبب مد نہ ہو، تو چھوٹی مد ہوگی۔

جیسے: ﴿ قَالَ ، قِيْلَ ، قُوْلُوْا ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قاعدہ بڑی مد: محل مد کے بعد سبب مد ہو،تو بڑی مد ہوگی۔

جیسے : ﴿ جَآءَ ، آلْئٰنَ ، دَآبَّةٍ ، قَالُوْا اٰمَنَّا ﴾

﴿نوٹ﴾ : اگر محل مد کے بعد سکون عارضی ہو یعنی وقف کی صورت میں ہو۔ جیسے:﴿ الـرَّجِيْـمْ ، الـرَّحِيْمْ ، نَسْتَعِيْنْ ، مِنْ خَوْفْ ، وَالصَّيْفْ ﴾۔ تو اس میں بڑی اور چھوٹی مد دونوں کر سکتے ہیں۔لیکن محل مد اگر حروف مدہ ہوتو بڑی مد بہتر ہے اگر حرف لین ہوتو چھوٹی مد بہتر ہے۔

﴿مد کے تفصیلی احکام﴾

لغوی معنی: کھینچنا،لمبا کرنا،دراز کرنا- اور **اصطلاحی معنی:** حروف مدہ یا حروف لین پر آواز کا دراز کرنا۔

﴿مد کی دو قسمیں ہیں﴾

(۱) مد اصلی (۲) مد فرعی

مد اصلی کی تعریف: جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار کے مطابق پڑھی جائے اور وہ کسی سبب پر موقوف نہ ہو۔ جیسے : ﴿ قَالَ ، قِيْلَ ، قُوْلُوْا ﴾

مد فرعی کی تعریف: جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار سے بڑھا کر پڑھی جائے اور وہ کسی سبب پر موقوف ہو۔ جیسے : ﴿ جَآءَ ، آلْئٰنَ ، دَآبَّةٍ ﴾

﴿مقدار مد﴾

(طول) : چھ حرکت (توسط) : چار حرکت (قصر) : دو حرکت

﴿مد فرعی کی اقسام﴾

اس کی اجمالاً چار قسمیں ہیں:

(۱) واجب (۲) جائز (۳)لازم (۴) عارض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مد فرعی کی اقسام

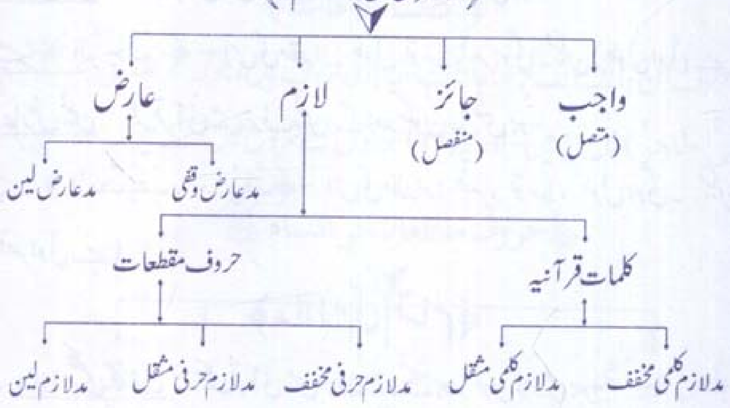

مد واجب (متصل) : حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو۔

جیسے: ﴿ جَآءَ ، یَشَآءُ ﴾ - اس کی مقدار: توسط: چار حرکت ہوگی۔

مد جائز (منفصل) : حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو۔

جیسے: ﴿ قَالُوْا آمَنَّا ﴾ - اس کی مقدار: توسط ہے، لیکن یہاں بطریق جزری قصر بھی جائز ہے۔☆

☆ **ملحوظہ:** قصر کی صورت میں مندرجہ ذیل احکام کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

(۱) - ﴿عِوَجًا ۔ قَیِّمًا ، مَّرْقَدِنَا ۔ هٰذَا ، وَقِیْلَ مَنْ ۔ رَاقٍ ، كَلَّا بَلْ ۔ رَانَ ﴾ میں صرف سکتہ پڑھا جائے گا۔

(۲)- ﴿ وَیَبْصُطُ ﴾ (البقرة:۲٤۵) ، ﴿ بَصْطَةً ﴾ (الاعراف:۶۹) ، ﴿ بِمُصَیْطِرٍ ﴾ (الغاشیة:۲۲) میں (ص)- جب کہ ﴿ الْمُصَیْطِرُوْنَ ﴾ (الطور:۳۷)- میں (س) پڑھا جائے گا۔

(۳)- ﴿ آٰلْئٰنَ - آٰللّٰهُ - آٰلذَّكَرَیْنِ ﴾ میں صرف ابدال پڑھا جائے گا۔

(۵)- ﴿ یَلْهَثْ ذٰلِكَ ، ارْكَبْ مَّعَنَا ﴾ میں صرف ادغام پڑھا جائے گا۔

(٦)- ﴿ لَا تَاْمَنَّا ﴾ میں صرف ادغام مع الاشمام پڑھا جائے گا۔

(۷)- ﴿كٓهٰیٰعٓصٓ ، عٓسٓقٓ ﴾ کی (ع) میں صرف توسط پڑھا جائے گا۔

(۸)- ﴿كُلُّ فِرْقٍ ﴾ کی راء کو صرف موٹا پڑھا جائے گا۔

(۹)- ﴿یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ ، نٓ وَالْقَلَمِ ﴾ کو وصلاً صرف اظہار کے ساتھ پڑھا جائیگا۔

(۱۰)- ﴿فَمَآ اٰتٰنِ ﴾ کو وقفاً صرف حذف یاء اور ﴿سَلٰسِلَا ﴾ کو وقفاً صرف حذف الف کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

(۱۱)- ﴿ضَعْفٍ ضَعْفًا ﴾ میں ضاد پر صرف فتحہ پڑھا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مدعارض وقفی : کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو۔

جیسے: ﴿ الرَّحِيْمْ ﴾ - اس کی مقدار: طول، توسط، قصر ہوگی۔ لیکن (طول اولیٰ ہے)

مدعارض لین: کلمہ قرآنی میں حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو۔

جیسے: ﴿ الصَّيْفْ، خَوْفْ ﴾- اس کی مقدار: قصر، توسط، طول ہوگی۔ لیکن (قصر اولیٰ ہے)

﴿ مدلازم کی اقسام ﴾

۱۔ **مدلازم کلمی مخفف** : کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد سکون لازمی ہو۔

جیسے : ﴿ آلْئٰنَ ﴾ - اس کی مقدار: طول یعنی چھ حرکت ہوگی۔

۲۔ **مدلازم کلمی مثقل:** کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد تشدید ہو۔

جیسے : ﴿ دَآبَّةٍ ﴾ - اس کی مقدار: طول ہے۔

۳۔ **مدلازم حرفی مخفف:** حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد سکون ہو۔

جیسے : ﴿ حٰمٓ ، قٓ ﴾ - اس کی مقدار: طول ہے۔

۴۔ **مدلازم حرفی مثقل** :حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد تشدید ہو۔

جیسے : ﴿ الٓمّٓ ﴾ - اس کی مقدار : طول ہے۔

۵۔ **مدلازم لین** :حروف مقطعات میں حرف لین کے بعد سکون ہو۔

جیسے : عین مریم ﴿ كٓهٰيٰعٓصٓ ﴾ اور عین شوریٰ ﴿ عٓسٓقٓ ﴾ -اس کی مقدار: طول، توسط ہوگی۔ لیکن (طول اولیٰ ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حروف مقطعات

وہ حروف جن کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے۔ یہ چودہ حروف ہیں، جو کہ (نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ) میں جمع ہیں۔ اور یہ (۲۹) سورتوں کے شروع میں آئے ہیں۔

حروف مقطعات کی اقسام

- **نَقَصَ عَسَلُكُمْ**
  - ان میں محل اور سبب دونوں ہیں۔
  - یہ تین حرفی ہیں۔
- **حَيٌّ طَهُرَ**
  - ان میں صرف محل ہے۔
  - یہ دو حرفی ہیں۔
- **الف**
  - اس میں صرف سبب ہے۔
  - یہ تین حرفی ہے لیکن مد نہیں ہوگی۔

مدود کے مراتب

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
مدلازم	مد متصل	مد عارض	مد منفصل
کلمی مخفف مثقل		مد عارض وقفی	
حرفی مخفف مثقل		مد عارض لین	
مدلازم لین			

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿همزہ کا بیان﴾

همزہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) همزہ اصلی (۲) همزہ زائدہ

همزہ اصلی : وہ همزہ ہے، جو وزن کرتے وقت (ف ع ل) کے مقابلہ میں ہو۔

جیسے : ﴿ أَمَرَ ، سَأَلَ ، قَرَأَ ﴾

همزہ زائدہ : وہ همزہ ہے، جو وزن کرتے وقت (ف ع ل) کے مقابلہ میں نہ ہو۔

جیسے : ﴿ اِكْتَسَبَ ، اِسْتَكْبَرَ ﴾

همزہ زائدہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) همزہ وصلی (۲) همزہ قطعی

﴿وصلی﴾: جو ابتدائے کلام میں ثابت رہے اور وسط کلام میں حذف ہو جائے۔

جیسے: ﴿ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴾

﴿قطعی﴾: جو ابتدائے کلام اور وسط کلام میں حذف نہ ہو۔ جیسے : ﴿ فَلَا أُقْسِمُ ﴾

﴿همزہ کے احکام﴾

همزہ کے چار احکام ہیں:۔(۱) تحقیق (۲) تسہیل (۳) ابدال (۴) حذف

﴿تحقیق﴾

لغوی معنی: صاف صاف پڑھنا یعنی ظاہر کر کے پڑھنا۔ اور اصطلاحی معنی: همزہ کو اسکے مخرج سے مع صفت جہر و شدت کے ادا کرنا۔

﴿قاعدہ﴾ : جب دو همزے قطعی متحرک ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں، تو ان کو تحقیق کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ جیسے: ﴿ ءَأَسْلَمْتُمْ ، جَآءَ أَمْرُنَا ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ تسہیل ﴾

لغوی معنی: نرم کرنا، آسان کرنا۔ اور **اصطلاحی معنی:** ہمزہ کو ہمزہ اور حرف مدہ کے درمیان پڑھنا۔

تسہیل کی دو قسمیں ہیں: (۱) تسہیل وجوبی (۲) تسہیل جوازی

۱۔ **تسہیل وجوبی:** جہاں صرف تسہیل ہی ہو۔

﴿ قاعدہ ﴾: جب دو ہمزے قطعی مفتوح ایک کلمہ میں جمع ہوں، تو ان کو تحقیق کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ مگر اس سے لفظ ﴿ ءَ أَعْـجَمِيٌّ ﴾ مستثنیٰ ہے۔ جس کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل وجوبی ہوگی۔

۲۔ **تسہیل جوازی:** جہاں تسہیل بھی ہو اور کوئی اور وجہ بھی جائز ہو۔

﴿ قاعدہ ﴾: دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو، تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور الف سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔

جیسے: ﴿ ءَ آلْئٰنَ ، آلْئٰنَ - ءَ آللّٰهُ ، آللّٰهُ - ءَ آلذَّكَرَين ، آلذَّكَرَين ﴾

﴿ ابدال ﴾

لغوی معنی: بدلنا - اور **اصطلاحی معنی:** ہمزہ کو خالص حرف مدہ سے بدل کر پڑھنا۔

ابدال کی دو قسمیں ہیں: (۱) ابدال جوازی (۲) ابدال وجوبی

ابدال جوازی: جہاں ابدال کے علاوہ کوئی اور وجہ بھی جائز ہو۔

﴿ قاعدہ ﴾: جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مفتوح ہو، تو دوسرے کو الف سے بدلنا اور تسہیل کرنا دونوں جائز ہیں (اور ابدال اولیٰ ہے)۔

جیسے: ﴿ آلْئٰنَ ، ءَ اَلْئٰنَ - آللّٰهُ ، ءَ اَللّٰهُ - آلذّٰكَرِين ، ءَ اَلذّٰكَرِين ﴾

ابدال وجوبی: جہاں صرف ابدال ہی ہو۔

﴿قاعدہ﴾: جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے: (ءَ أْمَنَ) سے ﴿ اٰمَنَ ﴾ ، (إِءْ مَانٌ) سے ﴿ إِيْمَانٌ ﴾ ، (أُءْ تُوْا) سے ﴿ أُوْتُوْا ﴾

﴿ ہمزہ منفردہ ساکنہ ﴾

﴿نوٹ﴾: اگر ہمزہ ساکنہ منفردہ کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کلمہ کو پڑھنے کیلئے ہمزہ وصلی شروع میں لایا جائے گا۔ اور اس ہمزہ ساکنہ کا، ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے ابدال کیا جائے گا۔ جیسے: ﴿فِي السَّمٰوٰتِ ط اِيْتُوْنِيْ ﴾ اور وصل کی صورت میں ﴿فِي السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ ﴾ پڑھا جائے گا۔

﴿ حذف ﴾

لغوی معنی: گرانا۔ اور **اصطلاحی معنی:** ہمزہ کو وسط کلام میں گرا کر پڑھنا۔

﴿قاعدہ﴾: جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مکسور ہو۔ تو دوسرے ہمزہ کو گرا کر پڑھیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرآن مجید میں ایسے چھ کلمات ہیں:

۱۔ ﴿أَفۡتَرَىٰ﴾ اصل میں (أَاِفۡتَرَىٰ) ہے ۲۔ ﴿أَسۡتَكۡبَرۡتَ﴾ اصل میں (أَاِسۡتَكۡبَرۡتَ) ہے ۳۔ ﴿ءَآتَّخَذۡتُمۡ﴾ اصل میں (أَاِتَّخَذۡتُمۡ) ہے ۴۔ ﴿أَطَّلَعَ﴾ اصل میں (أَاِطَّلَعَ) ہے ۵۔ ﴿أَصۡطَفَى﴾ اصل میں (أَاِصۡطَفَى) ہے ۶۔ ﴿أَسۡتَغۡفَرۡتَ﴾ اصل میں (أَاِسۡتَغۡفَرۡتَ) ہے

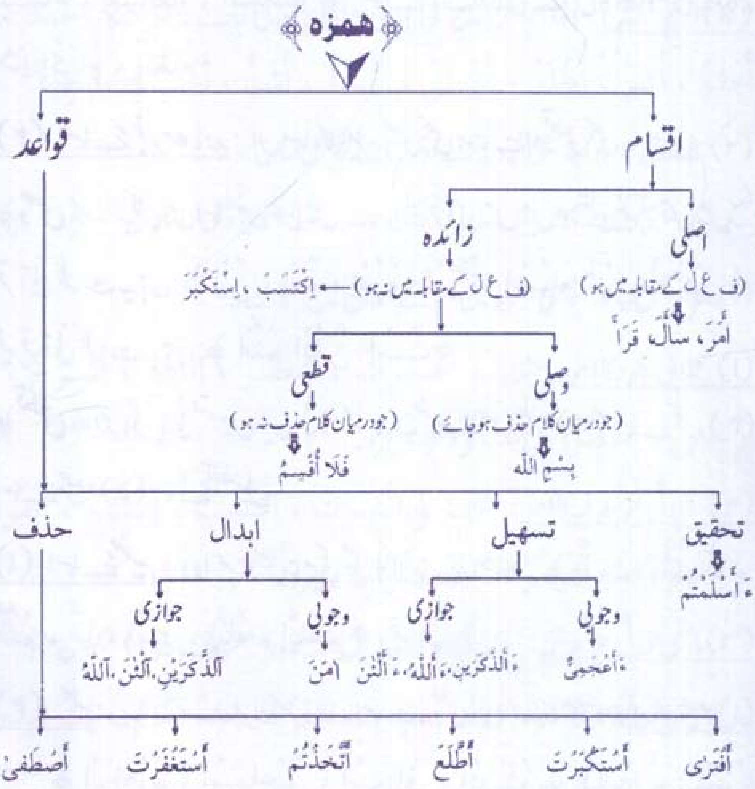

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ہمزہ وصلی و قطعی کی پہچان﴾

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(۱) ﴿**اسم**﴾: جو اپنا معنی خود بتائے اور کسی زمانہ کا محتاج نہ ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمائے مصادر (۲) اسمائے غیر مصادر

(۱) اسمائے مصادر: ان اسماء کا ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔ مثلاً: ﴿اِمْتِحَانٌ، اِنْتِقَامٌ، اِسْتِغْفَارٌ، اِسْتِکْبَارٌ﴾ سوائے باب افعال کے اس کا ہمزہ قطعی ہوگا۔ مثلاً: إِکْرَامٌ، إِتْمَامٌ۔

(۲) اسمائے غیر مصادر: ان اسماء کا ہمزہ وصلی بھی ہوتا ہے اور قطعی بھی۔

﴿**وصلی**﴾: یہ کل دس اسماء ہیں جن میں سے سات قرآن میں ہیں اور تین غیر قرآن میں۔

قرآنی کلمات یہ ہیں: ﴿اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُءٌ، اِمْرَأَةٌ، اِسْمٌ، اِثْنَيْنِ، اِثْنَتَيْنِ﴾

غیر قرآنی کلمات یہ ہیں: ﴿اِبْنُمٌ اَيْمُنٌ اِسْتٌ﴾

﴿**قطعی**﴾ اس کی پانچ قسمیں ہیں:۔ (۱) اسمائے ضمیر (۲) علم (۳) اسمائے نکرہ (۴) اسمائے جمع (۵) اسمائے تفضیل

(۱) اسمائے ضمیر: وہ اسم جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ مثلاً: ﴿أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنَا، أَنْتُنَّ، إِيَّاهُ، إِيَّاهُمْ﴾ وغیرہ۔

(۲) علم: یہاں علم سے مراد ہمزۃ الاعلام ہے۔ یعنی ان اسماء کا ہمزہ جو غیر عربی ہیں۔ مثلاً: ﴿اِبْرَاهِيْمُ، اِسْمَاعِيْلُ، اِسْحَاقُ، اِدْرِيْسُ، اِلْيَاسُ، اِبْلِيْسُ، اِسْرَائِيْلُ﴾ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۳) **اسمائے نکرہ**: وہ اسم جو غیر معین چیز کے لئے بنایا گیا ہو۔ مثلاً : ﴿ اَرْضٌ ، اِنْسَانٌ ﴾ وغیرہ

(۴) **اسمائے جمع**: یہاں وہ ہمزہ مراد ہے جو کسی اسم مفرد کا جمع بناتے وقت اس کے شروع میں آتا ہے۔ مثلاً : ﴿ اَنْعَامٌ ، اَزْوَاجٌ ، اَقْوَالٌ ، اَعْمَالٌ ، اَصْوَاتٌ ، اَسْمَاءٌ ، اَنْفُسٌ ﴾ وغیرہ۔

(۵) **اسم تفضیل**: وہ اسم جس میں کسی چیز کی بڑائی بیان کی جائے۔ مثلاً : ﴿ اَحْمَدُ ، اَعْلَمُ ، اَکْبَرُ ، اَظْلَمُ ، اَحْسَنُ ، اَقْسَطُ ، اَشَدُّ ، اَحَبُّ ﴾ وغیرہ

(۲) **فعل** : جو اپنا معنی خود بتائے اور زمانے کا بھی محتاج ہو۔

فعل میں ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) وصلی (۲) قطعی

(۱) ﴿ **وصلی** ﴾: وصلی ہمزہ تین قسم کے افعال میں آتا ہے۔

(۱) **ثلاثی مجرد کا امر**: مثلاً: ﴿ اِضْرِبْ ، اُنْصُرْ ، اِفْتَحْ ، اِشْرَحْ ، اِرْجِعِی ، اِهْبِطُوْا ، اِعْلَمُوْا ﴾ وغیرہ۔

(۲) **ثلاثی مزید فیہ کا امر**: مثلاً : ﴿ اِنْصَرِفْ ، اِکْتَسِبْ ، اِسْتَمِعْ ، اِتَّقُوْا ، اِنْفَطِرُوْا، اِجْتَمِعُوْا ، اِعْتَصِمُوْا ﴾ وغیرہ۔

(۳) **ماضی ثلاثی مزید فیہ**: اس کی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) معروف (۲) مجہول

(۱) **معروف**: مثلاً : ﴿ اِکْتَسَبَ ، اِنْفَجَرَتْ ، اِسْتَکْبَرَ ، اِفْتَرٰی ، اِرْتَضٰی ، اِهْتَدٰی ﴾ وغیرہ

(۲) **مجہول** : مثلاً : ﴿ اُنْصُرِفَ ، اُکْتُسِبَ ، اُعْتُمِرَ ، اُجْتُنِبَ ، اُنْتُقِمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

، اُسْتُكْبِرَ ﴾ وغیرہ

(ب) ﴿ قطعی ﴾: اس کے تین مواقع ہیں:۔ (۱) باب افعال (۲) مضارع واحد متکلم (۳) ہمزہ استفہام

(۱) **باب افعال** : مثلاً : ﴿ أَكْرَمَ ، أَنْعَمْتَ ، أَسْرَرْتُ ، أَعْلَنْتَ ، أَكْمَلْتُ ، أَتْمَمْتُ ﴾ وغیرہ

(۲) **مضارع واحد متکلم**: اس کی پھر آگے دو قسمیں ہیں: (۱) مجرد (۲) مزید فیہ

(۱) مجرد کی مثالیں: ﴿ أَعُوذُ ، أَذْهَبُ ، أَدْخُلُ ، أَشْكُرُ ، أَذْكُرُ ، أَضْرِبُ ﴾ وغیرہ

(۲) مزید فیہ کی مثالیں: ﴿ أَدْعُو رَبِّي ، سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ ، أَعْتَزِلُكُمْ ، أَنْتَقِمُ ﴾ وغیرہ۔

(۳) **ہمزہ استفہام** : جب کسی مخاطب سے سوال کرنا ہو تو جملہ کے شروع میں ہمزہ مفتوح زائدہ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً : ﴿ أَلَمْ تَرَ ، أَتَقُولُونَ ، أَفَتُؤْمِنُونَ ، أَرَأَيْتَ الَّذِي ، أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ ، أَلَمْ تَعْلَمْ ﴾ وغیرہ

(۳) **حرف** : جو اپنا معنی خود نہ بتائے لیکن دو اسموں یا دو فعلوں یا اسم و فعل کو جوڑنے کا کام دے۔ اس میں ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) وصلی (۲) قطعی

(۱) ﴿ وصلی ﴾ : لام تعریف کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ مثلاً: ﴿ الْقَمَرُ ، الشَّمْسُ ، النَّجْمُ ، الرَّحِيمُ ، الْقُرْآنُ ﴾ وغیرہ۔

(۲) ﴿ قطعی ﴾: باقی تمام حروف کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ مثلاً : ﴿ إِنَّ ، أَنَّ ، إِنْ ، أَنْ ، إِذْ ، إِذَا ، إِنَّا ، إِنَّنَا ، أَلَا ﴾ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہمزہ وصلی و قطعی کا اعراب

اسم: ❶ - اسم میں ہمزہ وصلی کا اعراب مصادر اور غیر مصادر میں مکسور ہوگا۔ مصادر - مثلاً: اِمۡتِحَانٌ ، اِسۡتِغۡفَارٌ - سوائے باب افعال کے اس کا ہمزہ قطعی ہوگا۔ مثلاً: اِکۡرَامٌ ، اِتۡمَامٌ - غیر مصادر مثلاً: اِبۡنٌ ، اِمۡرُؤٌ وغیرہ ❷ - اسم میں ہمزہ قطعی کا اعراب مکسور اور مفتوح ہوگا۔ مکسور مثلاً: اِیَّاہُ ، اِبۡرَاھِیۡمَ ، اِسۡحَاقَ - مفتوح مثلاً: اَنۡتَ ، اَرۡضٌ ، اَقۡوَالٌ ، اَحۡمَدُ وغیرہ

فعل: ❶ - فعل میں ہمزہ وصلی مکسور و مضموم ہوگا۔ ① - جب ماضی ثلاثی مزید فیہ معروف ہو - مثلاً: اِکۡتَسَبَ - یا مجہول ہو - مثلاً: اُنۡصُرِفَ وغیرہ ② - اور فعل امر بناتے وقت فعل مضارع سے علامت مضارع ختم کرنے کے بعد اگر عین کلمہ مکسور، مفتوح یا ضمہ عارضی ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔ مثلاً: تَضۡرِبُ سے اِضۡرِبۡ ، تَفۡتَحُ سے اِفۡتَحۡ ، تَتَّقُوۡا سے اِتَّقُوۡا ، تَمۡشُوۡا سے اِمۡشُوۡا اگر عین کلمہ پر ضمہ ہو تو ہمزہ وصلی مضموم ہوگا مثلاً: تَنۡصُرُ سے اُنۡصُرۡ ، تَخۡرُجُ سے اُخۡرُجۡ - ❷ - فعل میں ہمزہ قطعی مفتوح ہوگا مثلاً: اَکۡرَمَ ، سَاَسۡتَغۡفِرُلَکَ ، اَعُوۡذُ ، اَلَمۡ تَعۡلَمۡ ، اَلَمۡ تَرَ وغیرہ

حرف: حرف میں ہمزہ قطعی مکسور اور مفتوح ہوگا مثلاً: اِنۡ ، اِنَّ ، اَنۡ ، اَنَّ وغیرہ

نوٹ: لام تعریف (ال) کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوگا: اَلرَّحِیۡمِ ، اَلشَّمۡسِ ، اَلنَّجۡمِ وغیرہ

اسم

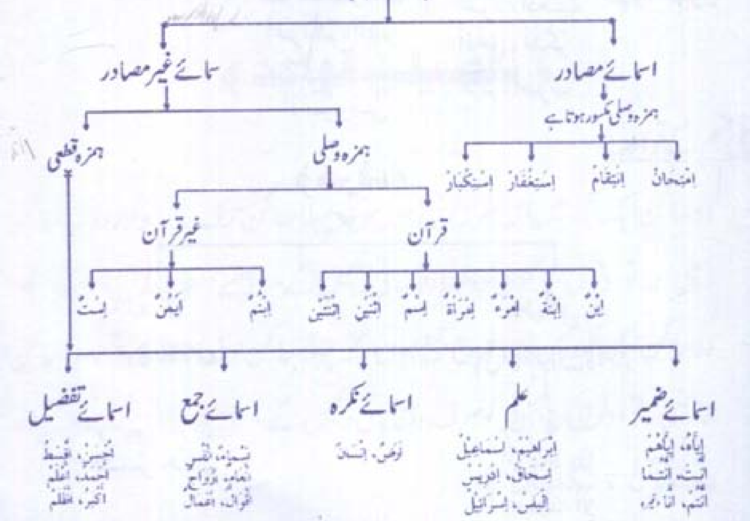

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فعل

- ہمزہ وصلی
  - ثلاثی مجرد کا امر
    - اِرْجِعِیْ ، اِهْبِطُوْا
    - اِضْرِبْ ، اُنْصُرْ
    - اِفْتَحْ ، اِشْرَحْ
  - ثلاثی مزید فیہ کا امر
    - اِنْصَرِفْ ، اِكْتَسِبْ
    - اِنْفَطِرُوْا ، اِجْتَمِعُوْا
    - اِسْتَمِعْ ، اِتَّقُوْا
  - ماضی ثلاثی مزید فیہ
    - معروف
      - اِكْتَسَبَ ، اِنْفَجَرَتْ
      - اِسْتَكْبَرَ ، اِفْتَرٰى
      - اِرْتَضٰى ، اِهْتَدٰى
    - مجہول
      - اُنْصُرِفَ ، اُكْتُسِبَ
      - اُعْتُمِرَ ، اُجْتُنِبَ
      - اُنْتُقِمَ ، اُسْتُكْبِرَ
- ہمزہ قطعی
  - باب افعال
    - اَكْرَمَ ، اَنْعَمْتَ
    - اَسْرَرْتُ ، اَغْلَقْتُ
    - اَكْمَلْتُ ، اَتْمَمْتُ
  - مضارع واحد متکلم
    - سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ
      - اَعْتَزِلُكُمْ ، اَنْتَقِمُ ،
      - اَسْتَكْبِرُ ، اَسْتَغْفِرُ
      - اَدْعُوْ رَبِّیْ
    - اَعُوْذُ ، اَذْهَبُ
      - اَدْخُلُ ، اَشْكُرُ
      - اَذْكُرُ ، اَضْرِبُ
  - ہمزہ استفہام
    - اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ، اَلَمْ تَعْلَمْ
    - اَفَتُؤْمِنُوْنَ ، اَرَاَيْتَ الَّذِیْ
    - اَلَمْ تَرَ ، اَتَقُوْلُوْنَ

حرف

- ہمزہ وصلی
  - لام تعریف کا ہمزہ
    - اَلرَّحِيْمُ ، اَلْقُرْآنُ
    - اَلشَّمْسُ ، اَلنَّجْمُ
- ہمزہ قطعی
  - باقی تمام حروف کا ہمزہ
    - اِنَّ ، اَنَّ ، اِنْ
    - اَنْ ، اِذْ ، اِذَا
    - اِنَّا ، اِنَّنَا ، اَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿اجتماع ساکنین﴾

لغوی معنی: دو ساکنوں کا جمع ہونا۔ اور **اصطلاحی معنی:** دو ساکنوں کا ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہونا۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اجتماع ساکنین علی حدہ (۲) اجتماع ساکنین علی غیر حدہ

﴿اجتماع ساکنین علی حدہ﴾

تعریف: دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تغیر و تبدل نہ کیا جائے۔

اس کی اجمالاً دو قسمیں ہیں:

۱- دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں، پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا ساکن اصلی ہو یا عارضی۔ جیسے: ﴿ آلْـٰٔنَ ، الرَّحِيْمْ ﴾

۲- دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں، پہلا ساکن غیر مدہ ہو اور دوسرا ساکن عارضی ہو۔ جیسے: ﴿ الْفَجْرْ ، الْقَدْرْ ﴾

﴿تفصیلی قواعد﴾

پہلی قسم کے قواعد:

۱- دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں، کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا ساکن اصلی ہو۔ تو دونوں ساکنوں کو وصلاً وقفاً باقی رکھیں گے۔ جیسے: ﴿ آلْـٰٔنَ ، دَآبَّةٍ ﴾

۲- دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں، کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا ساکن عارضی۔ تو دونوں ساکنوں کو صرف وقفاً باقی رکھیں گے۔ جیسے: ﴿ نَسْتَعِيْنْ ، يَعْلَمُوْنْ ، تُكَذِّبَانْ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسری قسم کا قاعدہ:

(۱) دوساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں، کہ پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو اور دوسرا ساکن عارضی ہو۔ تو دونوں کو صرف وقفا باقی رکھیں گے۔ جیسے: ﴿ اَلْـفَجْرْ ، اَلْعُسْرْ ، اَلْحِجْرْ ﴾

﴿ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ﴾

تعریف: جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تغیر و تبدل کیا جا سکے۔

اس کی چار قسمیں ہیں: (۱) حذف کرنا (۲) فتحہ دینا (۳) ضمہ دینا (۴) کسرہ دینا

(۱) حذف کرنا: جب دو ساکن دو کلموں میں اسطرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو۔تو اس کو گرا دیں گے۔جیسے: ﴿ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ ، قَالُوْا الْئٰنَ ، فِيْ الْأَرْضِ ﴾

(۲) فتحہ دینا: جب دو ساکن دو کلموں میں اسطرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن ﴿مِنْ﴾ جارہ کا نون ہو، یا ﴿الٓمٓ اللّٰه﴾ کا میم ہو۔تو پہلے ساکن کو فتحہ دے کر پڑھیں گے۔

جیسے: ﴿ مِنَ اللّٰهِ ، الٓمَّ اللّٰهُ ﴾

(۳) ضمہ دینا: جب دو ساکن دو کلموں میں اسطرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن میم جمع ہو یا واؤلین جمع ہو۔تو پہلے ساکن کو ضمہ دے کر پڑھیں گے۔

جیسے: ﴿ عَلَيْكُمُ الْكِتَابَ ، دَعَوُا اللّٰهَ ﴾

(۴) کسرہ دینا: جب دو ساکن دو کلموں میں اسطرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن مذکورہ تینوں صورتوں میں سے نہ ہو۔تو پہلے ساکن کو کسرہ دے کر پڑھیں گے۔

جیسے: ﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ ، أَوِ ادْعُو الرَّحْمٰنَ ، أَحَدُ نِ اللّٰهُ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اجتماع ساکنین

- **علی حدہ**
  - ایک کلمہ میں
    - پہلا ساکن حرف مدہ
      - پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا اصلی وقفاً وصلاً باقی رکھیں گے۔
        - آلْـٰٔنَ دَآبَّةٌ
      - پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا عارضی صرف وقفاً باقی رکھیں گے۔
        - یعلمون، نستعین، تکذبان
    - پہلا ساکن غیر مدہ
      - پہلا ساکن غیر مدہ ہو اور دوسرا عارضی صرف وقفاً باقی رکھیں گے
        - النحر، الفجر
- **علی غیر حدہ**
  - دو کلموں میں
    - **حذف کرنا**
      - واستبقا الباب
      - فی الأرض
      - قالوا الآن
    - **ضمہ دینا**
      - علیکم الکتاب
      - دعوا الله
    - **فتحہ دینا**
      - من الله
      - الم الله
    - **کسرہ دینا**
      - أحد الله
      - قل ادعوا الله

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ ھاء کا بیان ﴾

ہاء کی دو قسمیں ہیں : (۱) اصلی (۲) زائدہ

ہاء اصلی : جو (ف ع ل) کے مقابلے میں ہو اور نفس کلمہ کی ہو۔ اس کو جدا کرنے سے معنیٰ خراب ہو جاتا ہو۔ جیسے : ﴿ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ ، لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ، نَفَقَهُ كَثِيْرًا ، فَوَاكِهُ كَثِيْرًا ، غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، لفظ الله جہاں بھی آئے ﴾

ہاء زائدہ : جو (ف ع ل) کے مقابلے میں نہ ہو اور نہ ہی نفس کلمہ کی ہو۔ جیسے :
﴿ يَرْضَهُ لَكُمْ ، حِسَابِيَهْ ﴾

ہائے زائدہ کی تین قسمیں ہیں :

(۱) ہائے مدوّرہ (۲) ہائے سکتہ (۳) ہائے ضمیر

ہائے مدورہ : تانیث کی وہ تائے مدوّرہ ہے، جو وقف میں ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے : ﴿ جَنَّةٌ سے جَنَّهْ ، آيَةٌ سے آيَهْ ﴾

ہائے سکتہ : وہ ہائے ساکنہ ہے، جو کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کیلئے لائی جاتی ہے اور اس کا کوئی معنیٰ نہیں ہوتا۔ جیسے :﴿ كِتَابِيَهْ (دو جگہ) ، حِسَابِيَهْ (دو جگہ) ، مَالِيَهْ ، مَاهِيَهْ ، سُلْطَانِيَهْ ، لَمْ يَتَسَنَّهْ ، فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ﴾

ہائے ضمیر : واحد مذکر غائب کی وہ ضمیر ہے، جو کلمہ کے آخر میں (بمعنی اُس) لاحق ہوتی ہے۔ جیسے : ﴿ أَنْزَلَهُ ﴾ (اس نے نازل کیا)

وہ ہاء ہے جو کلمہ کے آخر میں (بمعنی اُس) لاحق ہوتی ہے۔ جیسے : ﴿ كِتَابُهُ ﴾ (اس کی کتاب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ ہائے ضمیر کے قواعد ﴾

اس کے دو قاعدے ہیں: (۱) حرکت (۲) صلہ

(۱) ﴿ حرکت ﴾ : مکسور ہوگی یا مضموم

ہائے ضمیر مکسور: ہائے ضمیر کے ماقبل اگر کسرہ ہو یا یائے ساکنہ ہو، تو مکسور ہوگی۔ جیسے:

﴿ بِهٖ ، فِيْهِ ﴾

مستثنیٰ کلمات: ہائے ضمیر مکسور سے چار کلمات مستثنیٰ ہیں:۔ ﴿ وَمَا أَنْسَانِيْهُ ، عَلَيْهُ اللّٰهَ ، أَرْجِهْ ، فَأَلْقِهْ ﴾ .

ہائے ضمیر مضموم: ہائے ضمیر کے ماقبل اگر فتحہ، ضمہ اور یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو، تو ہائے ضمیر مضموم ہوگی۔ جیسے: ﴿ لَهُ الْمُلْكُ ، رَسُوْلُهٗ ، أَخَاهُ ، أَخُوْهُ ، أَرْسِلْهُ ﴾

مستثنیٰ کلمات: ہائے ضمیر مضموم سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ جیسے: ﴿ وَيَتَّقْهِ ﴾

(۲) ﴿ صلہ ﴾ :

لغوی معنی: کھینچ کر پڑھنا- اور اصطلاحی معنی: ہائے ضمیر کو اس طرح کھینچنا کہ اس کے کھینچنے سے واؤ مدہ یا یائے مدہ پیدا ہو۔ صلہ کا دوسرا نام اشباع بھی ہے۔

﴿ قاعدہ ﴾ : ہائے ضمیر کے ماقبل و مابعد دونوں متحرک ہوں، تو صلہ ہوگا۔

جیسے: ﴿ مَالَهٗ وَمَا كَسَبَ ﴾

مستثنیٰ: صلہ کے قاعدہ سے صرف ایک کلمہ مستثنیٰ ہے: ﴿ يَرْضَهُ لَكُمْ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عدم صلہ: ہائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد اگر کوئی حرف ساکن یا مشدد ہو، تو ہائے ضمیر میں صلہ نہیں ہوگا۔ جیسے: ﴿ مِنْهُ الْكِتَابُ ، فِيهِ آيَةٌ ، لَهُ الْمُلْكُ ، لَهُ الدِّيْن ﴾

مستثنیٰ: عدم صلہ کے قاعدہ سے صرف ایک کلمہ مستثنیٰ ہے: ﴿ فِيْهٖ مُهَانًا ﴾

﴿نوٹ﴾: ہائے ضمیر پر روم واشمام کے بارے میں قراء کا اختلاف ہے۔

(۱) بعض کے نزدیک مطلقاً جائز ہے۔ (۲) بعض کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے۔

(۳) بعض کے نزدیک تفصیل ہے۔ اور وہ یہ ہے:

ہائے ضمیر کے ماقبل واؤ ساکنہ ہو۔ جیسے: ﴿عَقَلُوْهُ﴾ یا یائے ساکنہ ہو۔ جیسے: ﴿إِلَيْهِ﴾ یا اس کے ماقبل ضمہ ہو۔ جیسے: ﴿ رَسُوْلُهٗ ﴾ یا کسرہ ہو۔ جیسے: ﴿مِنْ رَبِّهٖ ﴾۔ تو وقف بالروم اور وقف بالاشمام جائز نہیں ہوگا۔ باقی صورتوں میں جائز ہے۔ یعنی ہائے ضمیر کے ماقبل زبر ہو۔ جیسے: ﴿لَهُ الدِّيْن ﴾ یا ماقبل الف ہو۔ جیسے: ﴿أَخَاهُ﴾ یا ماقبل صحیح ساکن ہو۔ جیسے: ﴿مِنْ لَّدُنْهُ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہاء کے متعلق تفصیلی نقشہ

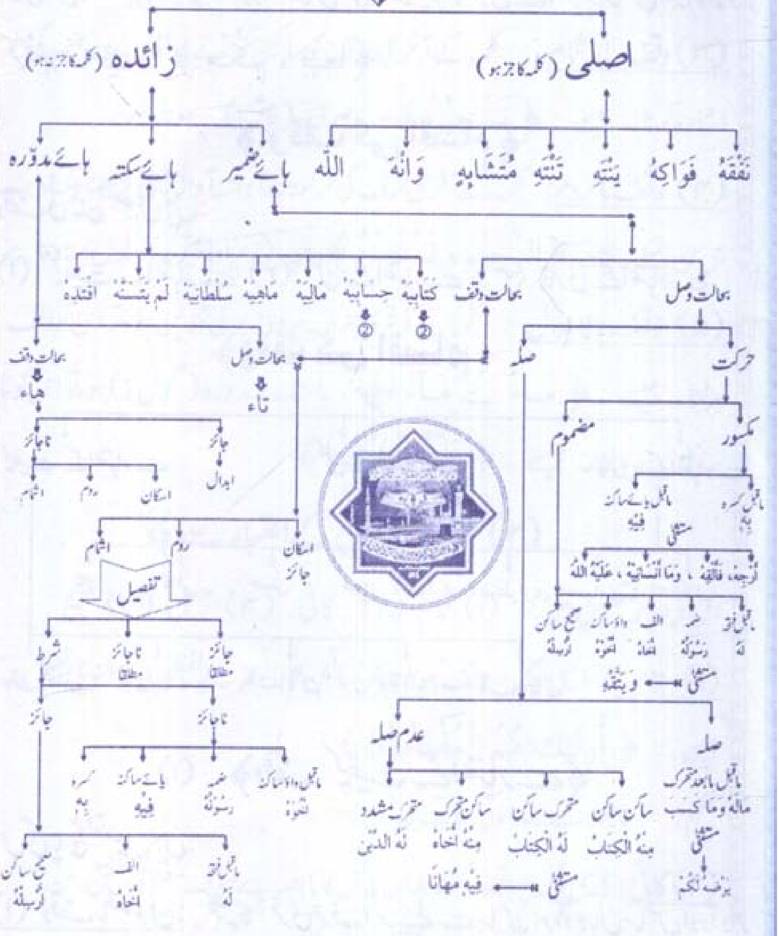

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وقف کا بیان

لغوی معنی: ٹھہرنا، رکنا۔ اور **اصطلاحی معنی:** کلمہ غیر موصول کے آخر پر سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔ جیسے : ﴿ مِنْکُمْ ، فِیْمَا ﴾

وقف کی اقسام

وقف کی تین قسمیں ہیں:

(۱) کیفیت کے اعتبار سے (۲) محل کے اعتبار سے (۳) قاری کے اعتبار سے

وقف کی اقسام

(۱) وقف: کیفیت کے اعتبار سے

اس کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) وقف بالسکون: کلمہ کا آخری حرف اگر پہلے سے ساکن ہو، تو وہاں سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔ جیسے : ﴿ اَلَمْ نَشْرَحْ ﴾

(۲) وقف بالاسکان : کلمہ کا آخری حرف متحرک ہو، تو اس کو ساکن کر کے وہاں سانس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔ جیسے : ﴿ الرَّحِيْمِ ﴾ - یہ (زبر، زیر، پیش) تینوں حرکتوں پر ہوتا ہے۔

(۳) وقف بالاشمام : کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا۔ جیسے : ﴿ نَسْتَعِيْنُ ﴾ - یہ صرف (پیش) پر ہوتا ہے۔

(۴) وقف بالروم: کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کو آہستہ آواز میں پڑھنا، کہ قریب والا ہی سن سکے۔ جیسے: ﴿ الرَّحِيْمِ ، نَسْتَعِيْنُ ﴾ - یہ (زیر اور پیش) دونوں پر ہوتا ہے۔

(۵) وقف بالابدال : کلمہ کے آخری حرف پر دوزبر کی تنوین ہو، تو اس کو الف سے بدلنا۔ جیسے : ﴿ مَآءً سے مَآءَا ﴾ - یا تائے مدورہ (گول ۃ) ہو، تو اس کو ہائے ساکنہ سے بدلنا۔ جیسے : ﴿ جَنَّةٌ سے جَنَّهْ ﴾

(۲) ﴿ وقف: محل کے اعتبار سے ﴾

اس کی چار قسمیں ہیں: (۱) تام (۲) کافی (۳) حسن (۴) قبیح

(۱) تام : ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی اور معنوی تعلق نہ ہو۔

جیسے : ﴿ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾

حکم: مابعد سے ابتداء کی جائے گی۔

(۲) کافی: ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے صرف معنوی تعلق ہو۔

جیسے : ﴿ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ، وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴾

حکم: مابعد سے ابتداء کریں گے۔

(۳) حسن : ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی اور معنوی تعلق ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وقف کرنے سے معنیٰ خراب نہ ہوتا ہو۔ جیسے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

حکم :(۱) اگر آیت کے درمیان میں وقف ہو۔ جیسے : ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ تو ماقبل سے اعادہ کریں گے۔

(۲) اگر آیت کے اختتام پر وقف ہو۔ جیسے ﴿ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ تو مابعد سے ابتداء کریں گے۔

(۴) قبیح : ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی و معنوی تعلق ہو، اور وقف کرنے سے معنیٰ بھی خراب ہوتا ہو۔ جیسے : ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ﴾

﴿حکم ﴾: یہ ناجائز ہے، صرف اضطراری حالت میں جائز ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی ماقبل سے اعادہ ضروری ہے۔

(۳) ﴿وقف: قاری کے پڑھنے کے اعتبار سے﴾

اس کی چار قسمیں ہیں:

(۱) اختیاری (۲) اضطراری (۴) اختباری (۳) انتظاری

(۱) اختیاری : اختیاری طور پر، استراحت کی غرض سے (علاماتِ وقف پر) ٹھہرنا۔

(۲) اضطراری: جو مجبوری کی حالت میں کیا جائے۔ مثلاً کھانسی وغیرہ کا آجانا۔

(۳) اختباری: امتحان کی غرض سے ممتحن کسی جگہ پر روک دے، تو وقف اختباری کہلاتا ہے۔

(۴) انتظاری: کسی کلمہ پر ٹھہر کر اس کے تمام اختلافاتِ قراءات کو مکمل کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿سکتہ کا بیان﴾

لغوی معنی: خاموش ہونا، رکنا۔ اور **اصطلاحی معنی:** کلمہ کے آخری حرف پر بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کیلئے ٹھہرنا۔

سکتہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفظی (۲) معنوی

سکتہ لفظی: جب حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ ہو، تو ساکن پر سکتہ کرنا۔

جیسے: ﴿ شَیْءٌ ، قَدْ أَفْلَحَ ، مَنْ اٰمَنَ ﴾

﴿نوٹ﴾: یہ سکتہ روایت حفص میں بطریق شاطبیؒ نہیں۔ البتہ بطریق جزریؒ ہے۔

سکتہ معنوی: جن موقعوں میں دو کلموں کے درمیان معنوی جدائی کو ظاہر کرنا مقصود ہو، تو وہاں سکتہ کیا جاتا ہے۔

روایت حفص میں سکتہ معنوی چار جگہ پر ہوا ہے:

(۱) ۔﴿ عِوَجَا س قَيِّمًا ﴾ الکہف (۱) (۲) ۔ ﴿ مَرْقَدِنَا س هٰذَا ﴾ یٰس (۵۲)

(۳)۔﴿ وَقِيلَ مَنْ س رَاقٍ ﴾ القیامۃ (۲۷) (۴)۔﴿ كَلَّا بَلْ س رَانَ ﴾ المطففین (۱۴)

فائدہ: مذکورہ جگہوں پر بطریق شاطبی: سکتہ۔ اور بطریق جزری سکتہ وعدم سکتہ دونوں جائز ہیں۔

﴿سکتہ﴾

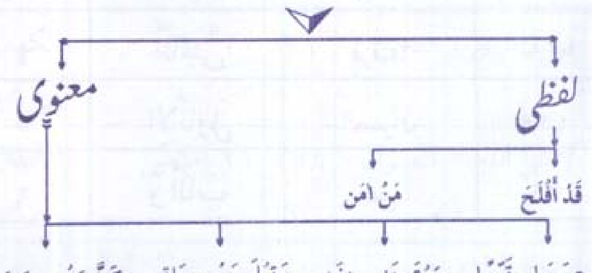

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بعض ضروری مسائل

وقف رسم الخط کے تابع ہوتا ہے، لیکن بعض مقامات پر الف مرسوم ہوتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔ ایسے کلمات مندرجہ ذیل ہیں:

۔ وہ کلمات جن کا الف صرف وقف میں ہی پڑھا جائے گا

الرقم	کلمہ	سورت	آیت	الرقم	کلمہ	سورت	آیت
۱	لٰكِنَّا	الكهف	۳۸	٥	سَلَاسِلَا	الدهر	٤
۲	الظُّنُونَا	الأحزاب	۱۰	٦	قَوَارِيرَا (پہلا)	الدهر	۱٥
۳	الرَّسُوْلَا	الأحزاب	٦٦	۷	أَنَا	یوسف جہاں بھی آئے	٦۹
٤	السَّبِيْلَا	الأحزاب	٦۷				

﴿تنبیہ﴾: وہ أنا جو نفس کلمہ کا ہو اس کا الف ہر حال میں پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً:

الرقم	کلمہ	سورت	آیت نمبر
۱	جَآءَ نَا	الملك	۹
۲	لِقَآءَ نَا	یونس	۱٥
۳	وَأَنَابُوْا	زمر	۱۷
٤	أَنَاسِيَّ	فرقان	٤۹
٥	الأَنَامِلَ	العمران	۱۱۹
٦	وَأَنَابَ	ص	۲٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿نوٹ﴾: دو کلمات ایسے ہیں جن کو وقفا دو طرح پڑھ سکتے ہیں۔

۱- ﴿فَمَا آتٰنِ﴾ (نمل:۳۶) حذف یاء ﴿فَمَا آتٰنْ﴾ اور اثبات یاء ﴿فَمَا آتٰنی﴾

۲- ﴿سَلٰسِلَا﴾ (دہر:۴) حذف الف ﴿سَلٰسِلْ﴾ اور اثبات الف ﴿سَلٰسِلَا﴾

وہ کلمات جن کا الف وقفا وصلاً نہیں پڑھا جائے گا

الرقم	کلمه	سورت	آيت	الرقم	کلمه	سورت	آيت
١	أَوْ يَعْفُوَا	البقرة	٢٣٧	١٢	أَوْ لَا أَذْبَحَنَّهٗ	النمل	٢١
٢	أَنْ تَبُوْءَا	المائدة	٢٩	١٣	لَا إِلَى الْجَحِيمِ	الصفات	٦٨
٣	لِتَتْلُوَا	الرعد	٣٠	١٤	أَفَائِنْ	العمران الأنبياء جہاں بھی آئے	١٤٤ ٣٤
٤	لِيَرْبُوَا	الروم	٣٩	١٥	مَلَائِهٖ	يونس جہاں بھی آئے	٧٥
٥	لِيَبْلُوَا	محمد	٤	١٦	مَلَائِهِمْ	يونس	٨٣
٦	نَبْلُوَا	محمد	٣١	١٧	لِشَاْيءٍ	الكهف	٢٣
٧	ثَمُوْدَا	هود، فرقان النجم العنكبوت	٦١ ٣٨ ٥١ ٣٨	١٨	مِنْ نَبَإِي	الأنعام جہاں بھی آئے	٣٤
٨	لَنْ نَدْعُوَا	الكهف	١٤	١٩	وَجِآيءَ	الفجر	٢٣
٩	قَوَارِيْرَا (دوسرا)	الدهر	١٦	٢٠	مِائَةٌ	الكهف جہاں بھی آئے	٢٥
١٠	لَا إِلَى اللّٰهِ	آلعمران	١٥٨	٢١	مِائَتَيْنِ	الأنفال جہاں بھی آئے	٦٥
١١	وَلَا أَوْضَعُوا	التوبة	٤٧	٢٢	لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ	الحشر	١٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿چند مخصوص کلمات کا حکم﴾

(☆) - ﴿ضَعْفٍ ضَعْفًا﴾ (الروم:٥٤) ضاد پر فتحہ - اور ﴿ضُعْفٍ ضُعْفًا﴾ ضاد پر ضمہ : دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(☆) - چار کلمات قرآن مجید میں ایسے ہیں جہاں (ص) پر چھوٹا سا (س) لکھا ہوتا ہے - اور وہ یہ ہیں:

(۱) ﴿وَيَبْصُطُ﴾ (البقرة:٢٤٥) (۲) ﴿فِى الْخَلْقِ بَصْطَةً﴾ (الاعراف:٦٩) - ان دونوں میں صرف (س) پڑھیں گے۔

(۳) ﴿الْمُصَيْطِرُوْنَ﴾ (الطور:٣٧) - اس میں (س اور ص) دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) ﴿بِمُصَيْطِرٍ﴾ (الغاشية:٢٢) - اس میں صرف (ص) پڑھیں گے۔

لیکن بطریق جزری: مذکورہ چاروں کلمات میں (س اور ص) دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

﴿فوائد﴾:

(۱) - قرآن مجید میں ایک ایسا کلمہ ہے جس میں نون تنوین مرسوم ہے - اور وہ یہ ہے: ﴿كَأَيِّنْ﴾ (آلعمران:١٤٧) وغیرہ

(۲) - قرآن مجید میں دو ایسے کلمات ہیں جہاں نون ساکن کو نون تنوین کی شکل میں لکھا گیا ہے - اور وہ یہ ہیں: ﴿ليكونا﴾ (یوسف:٣٢)، اور ﴿لَنَسْفَعًا﴾ (العلق:١٥)

﴿وآخر دعوانا﴾

﴿أن الحمد لله ربّ العلمين﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
تقدیم	3	اصل ثالث (شفتان)	26
مبادیات تجوید	13	اصل رابع (جوف دھن)	27
ارکان تجوید	13	اصل خامس (خیشوم)	27
لحن اور اس کی اقسام	14	مخارج کے اعتبار سے حروف کے القاب	27
تلاوت قرآن کے مراتب	15	حرف کی صحیح ادائیگی معلوم کرنے کا طریقہ	27
ابتداء کی اقسام (تعوذ اور بسملہ کے اعتبار سے)	16	صفات کا بیان	28
ابتداء کی اقسام (فصل و وصل کے اعتبار سے)	17	صفات کے فوائد	28
مخارج کا بیان	21	صفات لازمہ و عارضہ میں فرق	28
مخارج کی تعداد میں اختلاف	21	صفات لازمہ و عارضہ کا نقشہ	29
مخارج کی اقسام	21	صفات لازمہ متضادہ	30
اصول مخارج	22	صفات لازمہ غیر متضادہ	32
اصل اول (حلق)	22	قلقلہ کے مراتب	32
اصل ثانی (لسان)	23	صفت تکریر کی ادائیگی کا طریقہ	33
اقصیٰ لسان	23	غنہ کی اقسام	34
وسط لسان	23	غنہ کے مراتب	34
دانتوں کی تفصیل	24	حرفوں کی صفات نکالنے کا طریقہ	35
حافہ لسان، طرف لسان	25	تمام حروف کی صفات لازمہ کا نقشہ	35
راس لسان	26	قوت وضعف کے اعتبار سے صفات کی اقسام	37

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قوت وضعف کے اعتبار سے حروف کی اقسام	37	نقشہ احکام نون ساکن وتنوین	47
حروف کی تفخیم وترقیق کے قواعد	38	اظہار حلقی	48
حروف مستعلیہ کے مراتب	38	اظہار حلقی کے مراتب	48
حروف شبہ مستعلیہ	39	ادغام مع الغنہ	49
الف کی تفخیم وترقیق	39	ادغام بلاغنہ	49
لام کی تفخیم وترقیق	40	اظہار مطلق	50
راء کے احکام	41	اقلاب	50
موٹی راء کی بارہ حالتیں	41	اخفاء حقیقی	50
باریک راء کی سات حالتیں	42	اخفاء حقیقی کا طریقہ	52
راء مختلف فیہ کے آٹھ کلمات	42	اخفاء کے مراتب	52
راء مفخم اور مرقق کی صحیح ادائیگی کا طریقہ	42	**ادغام کا بیان**	53
میم کے اجمالی احکام	43	ادغام کبیر	53
میم ساکن کے تفصیلی احکام	43	ادغام صغیر	53
ادغام مثلین صغیر	43	کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی اقسام	53
اخفاء شفوی	44	ادغام تام	53
اخفاء شفوی کی ادائیگی کا طریقہ	44	ادغام ناقص	53
اظہار شفوی	44	سبب ادغام یا مدغم ومدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی اقسام	54
اظہار شفوی کا طریقہ	45	ادغام مثلین	54
نون کے اجمالی احکام	46	ادغام متجانسین	55
نون ساکن وتنوین کے تفصیلی احکام	47	ادغام متقاربین	56
نون ساکن وتنوین میں فرق	47	ادغام کا تفصیلی نقشہ	57

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لام ال کا بیان	58	حذف	68
اظہار قمری	58	ہمزہ کے متعلق تفصیلی نقشہ	69
ادغام شمسی	59	**ہمزہ وصلی وقطعی کی پہچان**	70
حروف قمریہ اور حروف شمسیہ کی وجہ تسمیہ	60	ہمزہ وصلی اور قطعی کے متعلق تفصیلی نقشہ	73
مد کے اجمالی احکام	61	**اجتماع ساکنین**	75
مد کے تفصیلی احکام	62	اجتماع ساکنین علی حدہ	75
مد کی اقسام	62	اجتماع ساکنین علی غیر حدہ	76
مد فرعی کی اقسام	62	اجتماع ساکنین کا تفصیلی نقشہ	77
مد واجب (متصل)	63	**هاء کا بیان**	78
مد جائز (منفصل) اور اس کی قصر پر نوٹ	63	ہاء ضمیر کے قواعد	79
مد عارض (عارض وقفی و عارض لین)	64	ہاء کے متعلق تفصیلی نقشہ	81
مد لازم کی اقسام	64	**وقف کا بیان**	82
حروف مقطعات اور ان کی اقسام	65	وقف: کیفیت کے اعتبار سے	82
مدود کے مراتب	65	وقف: محل کے اعتبار سے	83
ہمزہ کا بیان	66	وقف: قاری کے پڑھنے کے اعتبار سے	84
ہمزہ کے احکام	66	**سکتہ کا بیان**	85
تحقیق	66	**بعض ضروری مسائل**	86
تسہیل	67	وہ کلمات جن کا الف صرف وقف میں پڑھا جائے گا۔	86
ابدال	67	وہ کلمات جن کا الف وصلا وقفا نہیں پڑھا جائے گا۔	87
ہمزہ منفردہ ساکنہ	68	**چند مخصوص کلمات کا حکم**	88

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حصول علم کے گوہر

★ جناب عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْحِلْمَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تُعَلِّمُوْنَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ وَلَا تَكُوْنُوْا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ فَلَا يَقُوْمُ عِلْمُكُمْ بِجَهْلِكُمْ" علم سیکھو اور علم کے لیے اطمینان اور بردباری بھی سیکھو اور جس کو تم علم سکھا رہے ہو اور جس سے سیکھ رہے ہو اس کے لیے تواضع و عاجزی اختیار کرو۔ اور متکبر عالم نہ بنو اور تمہارا علم جہالت پر مبنی نہ ہو۔

[جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر: ١/١٣٥ والجامع لأخلاق الراوي للخطيب البغدادي: ١/٩٣]

★ جناب فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَالِمَ الْمُتَوَاضِعَ وَيُبْغِضُ الْعَالِمَ الْجَبَّارَ وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ وَرَّثَهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ" اللہ تعالیٰ عاجزی اختیار کرنے والے عالم کو پسند اور متکبر کو نہ پسند کرتے ہیں اور جو اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ اس کو دانائی کا وارث بنا دیتے ہیں۔

[جامع بيان العلم وفضله: ١/٩١]

★ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَكَوْتُ إِلَى وَكِيعٍ سُوْءَ حِفْظِي ... فَأَوْصَانِي إِلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي
فَأَخْبَرَنِي بِأَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ ... وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُعْطَى لِعَاصِي

میں نے (اپنے استاد) وکیع رحمہ اللہ کو حافظہ کے کمزور ہونے کی شکایت کی۔ تو انہوں نے مجھے وصیت کی کہ اللہ کی نافرمانی چھوڑ دو۔ کیونکہ علم اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور گنہگار کو نہیں دیا جاتا۔

[ديوان الشافعي رحمه الله: ص: ٥٤]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محترم قارئین کرام

جناب مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ﴿ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَ يَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً ﴾ نیک لوگ یک بعد دیگرے رخصت ہو جائیں گے۔اور ردی کھجوروں وجو کے بھوسے کی طرح بے کار لوگ باقی رہ جائیں گے۔جن کی اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

﴿ البخاری: کتاب الرقاق باب ذهاب الصالحين : رقم الحديث / ٦٤٣٤ ﴾

اگر آپ چاہتے ہیں کہ!

- خالص للہیت کے خطوط اور منہج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے بچوں کی تربیت ہو۔
- کتاب وسنت کی روشنی میں پھلنے پھولنے والے افراد تیار ہو کر معاشرے کو روحانی رنگ دیں اور اسلامی تہذیب کے امین بن جائیں۔
- مسلمان عناد وتعصب اور دیگر غلاظتوں سے دور ہو کر محبت اور یگانگت سے ہمکنار ہو جائیں اور ان کو اسلامی افکار سے آشنا کیا جائے۔
- اسلام کے مخالف جملہ فتنوں کی بیخ کنی وسرکوبی ہو اور کلمہ حق کا بول بالا ہو۔
- انحائے عالم واقطار الارض میں بھٹکی ہوئی امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح تعلیم وتربیت وتبلیغ کے ساتھ صحیح عقیدہ وعبادات کا فہم اور اس کی اہمیت کا علم ہو۔

تو آیئے! رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہمارے ہم رکاب ہو کر دینی حمیت وشعور کا ثبوت دیں شاید کہ امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام ووقار حاصل کر سکے۔

والله المستعان و به الثقة و عليه التكلان

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ

البدر (مبگہ بلوچاں)
نزد پھولنگر ضلع قصور

فون: 049-2012990
فیکس: 049-4511710
Mob: 0333-4358421, 0333-4296679
Mob: 0333-4434193, 0300-4306893

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ